Scanned with CamScanner

مکمل ناول

فرح بھٹو

محبت جیت جاتی ہے

digest novels lovers group ❤️❤️

"مس نمرہ! آپ کی یہ روز روز کی غیر حاضری آپ کی اپنی ملازمت کے لیے خطرہ بن رہی ہے۔ آپ ریگولر ہو جائیں اس سے پہلے کہ آپ پر کوئی ایکشن لیا جائے۔" پرنسپل نے اپنی عینک سے جھانکتیں تنبیہی نظریں اس پر گاڑ دیں تو وہ پہلو بدل کر رہ گئی۔

"آپ تو میری مجبوری جانتی ہیں کنیزہ میڈم۔ میری ماں شدید علیل ہیں اور ان کی دیکھ بھال کرنے والا میرے سوا کوئی نہیں۔" اس نے بے بسی سے کہا۔

"یہاں کام کرنے والی ہر ٹیچر کے ساتھ کوئی نہ کوئی پرابلم لگی ہے۔ لیکن گھر کے مسائل گھر میں حل کر لیے جائیں تو بہتر ہے، انہیں اپنی ملازمت پر اثر انداز نہ ہونے دیں۔ آپ اپنی والدہ کے لیے کسی دیکھ بھال کرنے والی مستقل ملازمہ کا بندوبست کر لیں، یوں اپنی نوکری داؤ پر نہ لگائیں۔" میڈم نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے مشورہ دیا۔

وہ چپ سی ہو کر اپنی پیشانی انگلیوں سے دبانے لگی۔ پرنسپل کو کسی مستقل ملازمہ کا بندوبست آسان لگتا تھا جبکہ ایسا ہرگز نہیں تھا۔ وہ اتنے سالوں سے ایسی کوشش کر کے ہار چکی تھی۔ کئی عورتیں رکھیں کچھ اماں کے چڑچڑے رویے سے عاجز آ کر ملازمت چھوڑ گئیں، کچھ کام ناپسند کر کے بھاگ گئیں۔ اس روز روز کی جھنجھٹ سے نمرہ نے اب ملازم عورت رکھنا ہی چھوڑ دی تھی۔

"میڈم مانیٹرنگ آفسر آ گئے ہیں بائیو میٹرک کے لیے۔" اچانک چپراسی نے آ کر اطلاع دی تو میڈم الرٹ ہو گئیں۔

"نوید اتم جلدی سے چائے اور اسنیکس کا بندوبست کرو اور کلاسوں میں جا کر سب ٹیچرز کو الرٹ کر دو۔ مانیٹرنگ آفسر کو سیدھا میرے کمرے میں لے آنا۔" وہ اپنے سامنے پڑی فائلیں ترتیب سے رکھنے لگیں۔

"اب یہ مانیٹرنگ آفیسرز جو اچانک ہی اسکولز میں وزٹ کرنے آ جاتے ہیں ان کے سامنے بھی مجھے جواب دہ ہونا پڑتا ہے پچھلی بار بھی یہ آفیسر آئے تو آپ موجود نہیں تھیں، اس سے پہلے بھی آپ غیر حاضر تھیں۔ اب اگر یہ آپ کے خلاف کوئی بھی کارروائی کرتے ہیں مس نمرہ، تو اس کی ذمہ دار میں نہیں سراسر آپ ہیں۔ اسی لیے کہتی ہوں اپنے مسائل اپنے گھر تک رکھو، ان کو اپنی ملازمت پر اثر انداز ہونے مت دو۔" کنیزہ میڈم نے اس بار اسے جھاڑنے والے انداز میں سمجھایا۔

"جی میڈم۔" وہ سر جھکا کر رہ گئی۔

"السلام علیکم۔" دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے شخص نے سلام کیا تو میڈم نے خندہ پیشانی سے جواب دیا۔

"آئیے سر! کیسے ہیں۔"

"الحمدللہ" نو وارد نے اس کے برابر رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھنڈا لیں گے یا گرم۔" میڈم نے پوچھا۔

"جی نہیں شکریہ۔ آپ بس جلدی سے ٹیچرز کو بلا لیں۔"

اس نے اپنی فائل اور بائیو میٹرک مشین بیگ سے نکال کر میز پر رکھی۔

''اوکے۔'' میڈم نے فون اٹھایا۔ ''ابھی آجاتی ہیں۔'' پھر انہوں نے خوش اخلاقی سے کہا۔

''جی۔'' اس نے ریلیکس ہو کر کرسی سے کمر ٹکائی اور وقت گزاری کے لیے کمرے پر نظریں دوڑانے لگا۔ نگاہیں مختلف چیزوں سے پھسلتے ہوئے اپنے بائیں جانب بیٹھی لڑکی پر پڑیں۔

''یہ بھی یہاں جی ایس ٹی ٹیچر ہوتی ہیں۔ مس نمرہ علی۔ آپ ان کا پہلے بائیو میٹرک کر لیں۔'' میڈم نے اس کی آنکھوں کا ٹیک ٹک ارتکاز دیکھ کر تعارف کروایا۔

''نمرہ علی۔'' اس نے زیر لب دہرایا۔ پھر اپنی بائیو میٹرک مشین اس کی طرف سرکائی۔ ''یہاں انگوٹھا لگایے مس نمرہ علی۔''

اس نے نام پر زور دیتے نمرہ کو مخاطب کیا تو

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

اپنی سوچوں میں گم نمرہ چونک اٹھی۔

"جی۔" اس نے بے اختیار گردن موڑ کر آواز کے مرکز کی طرف دیکھا اور جیسے ساکت رہ گئی۔

دو کشادہ سی آنکھیں اسی پر ٹکی تھیں۔ ان آنکھوں میں مختلف کیفیات کا مدوجزر نمرہ کے دل میں ہلچل مچا گیا۔

"یہاں انگوٹھا لگائیے۔" مقابل نے سپاٹ انداز میں کہا۔

"جی۔" نمرہ نروس ہوگئی۔

"میں نے کہا یہاں انگوٹھا لگایے مس نمرہ۔ بائیومیٹرک کرنے میں اپنی من مانی نہیں چلتی۔"

بہت آہستگی سے چبا چبا کر یہ جملہ ادا کیا گیا تھا۔

نمرہ نے گھبرا کر میڈم کو دیکھا جو آنکھوں میں الجھن لیے ان دونوں کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ نمرہ نے جلدی سے انگوٹھا مشین پر رکھ دیا۔

"ہمم......" اس نے اس سے مشین لے لی اور پھر اپنے سامنے رکھی فائل کھولی اور صفحات کھولنے لگا۔

ان کی تو ابسینٹس بہت زیادہ ہیں میڈم۔ یہ کیا گھر میں سوئے رہنے کی تنخواہ لیتی ہیں۔" اس نے کاٹ دار انداز میں طنز کیا تو نمرہ نے پہلو بدلا۔

"ارے نہیں۔ ان کے کچھ گھریلو مسائل ہیں۔ تبھی یہ ایبسینٹ ہو رہی ہیں ورنہ یہ ہماری ہونہار اور ریگولر ٹیچر ہیں۔" میڈم نے جیسے نمرہ کا دفاع کیا۔

"اچھا لگتا تو نہیں۔" اس کی ہنسی استہزائیہ تھی۔ نمرہ صبر کا گھونٹ بھرنے پر مجبور تھی۔

"بہر حال آپ کو وارننگ دے رہا ہوں مس نمرہ، آپ ریگولر ہو جائیں ورنہ اگلی بار آپ کی غیر حاضری پر ہمیں ایکشن لینا ہوگا۔" اس نے نمرہ کی طرف دیکھنے سے گریز کرتے کاغذات الٹتے پلٹتے مستحکم لہجے میں وارننگ دی۔

نمرہ نے اپنا غصہ دبا کر اس کے جھکے سر کو دانت کچکچا کر دیکھا۔

"سمجھ گئی ناں آپ میں نے کیا کہا ہے۔" اس نے اچانک سر اٹھا کر نمرہ کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

"جی۔" پھر وہ ایکدم کرسی دھکیل کر کھڑی ہوئی، اپنا ہینڈ بیگ کندھے پر رکھا اور میڈم کو خدا حافظ کہہ کر پرنسپل روم سے باہر نکل آئی۔

تو جناب میکال صاحب آپ اتفاق سے مانٹرنگ آفیسر بن کر میری زندگی میں ہلچل مچانے بلکہ ادھم مچانے پھر سے میرے سامنے آگئے ہیں۔

نمرہ نے ایک لمبی سانس اندر بھر کر فضا میں چھوڑی تھی۔

☆☆☆

"نشاط باجی! آپ روز میرے لیے نئے رشتے لے کر کیوں آجاتی ہیں جبکہ آپ کو پتا بھی ہے میں فی الحال شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔"

نمرہ نے ننھے عمید کو باجی کی گود میں دیا اور خود ان کے برابر میں بیڈ پر بیٹھ کر ان سے الجھی۔

"نمرہ! تمہاری عمر اب شادی کی ہوگئی ہے۔ اسی لیے اماں اور میں تمہارے لیے فکرمند ہیں۔" باجی نے رسان سے کہا۔

"مگر مجھے گورنمنٹ جاب کرنی ہے۔ آپ مجھے چانس تو لینے دیں۔ گورنمنٹ ٹیچر کی پوسٹ کے لیے ریٹرن پیپرز دے دیے ہیں، کیا پتا پاس ہو جاؤں۔"

"چندا! تم صرف خوابوں میں رہنا۔ سرکاری نوکری ملنا آسان نہیں ہے۔ پھر یہ جو تم پیپرز دے بیٹھی ہو۔ نامعلوم وجوہات کی بنا پر ان کا رزلٹ پورے ایک سال سے اٹکا ہوا ہے۔ اب اور کتنا انتظار کرو گی۔ نوکری کر کے بھی تو شادی ہی کرنی ہے نا۔ کون سا تیر مار لیتا ہے۔" نشاط باجی نے عمید کو گود میں لٹا کر تھپکنا شروع کر دیا۔

"باجی! استانی بننا میرا شوق نہیں جنون ہے۔ مجھے بچپن ہی سے ٹیچنگ کرنا پسند تھا۔ یاد نہیں آپ کتنا چڑتی تھیں جب میں بھری دوپہر میں محلے

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

کے بچوں کو جمع کر کے چھت پر فرضی اسکول بنا کر سب کو ٹیچر بن کر پڑھاتی تھی۔" نمرہ نے ان کی یاد داشت کو ٹٹولنے کی کوشش کی۔

"ہاں ہاں سب یاد ہے۔ اتنی سخت گیر ٹیچر بنتی تھیں تم کہ بچوں کی ہتھیلیوں پر اسکیل سے مار مار کر لال نشان ڈال دیتی تھیں۔" نشاط باجی نے جھرجھری سی لی تو نمرہ بے ساختہ ہنسی۔

"وہ تو ان کے نکمے پن پر مار پڑتی تھی۔"

"ہاں اور شام کو بابا کے پاس بچوں کی مائیں دہائی دینے آجاتی تھیں۔ اور عدالت لگتی تھی۔" نشاط باجی بھی ماضی کو یاد کر کے مسکرا دیں۔

"بابا نے تمہیں تو کبھی کچھ نہ کہا بس ہمیں ہی کہتے کہ بچی کو سمجھاؤ۔ آہستہ مارا کرے۔ ہاہا...... یعنی پیٹے ضرور پر آرام سے۔"

اب وہ کھل کر ہنس رہی تھیں، نمرہ نے بھی ہنسی میں ان کا ساتھ دیا۔

"بابا بھی الگ ہی مزاج کے تھے۔ نرم خو۔ شفقت لٹانے والے۔ نجانے کیوں زندگی نے ان سے کڑا امتحان لیا۔ اچھا بھلا چلتے پھرتے بستر سے باندھ دیا۔ اور دنوں میں اگلے سفر پر روانہ ہو گئے۔"

نشاط باجی گیلی آواز سے بولیں تو نمرہ بھی باپ کو یاد کر کے افسردہ ہو گئی۔

"اور ان کے بعد گھر کے حالات ایک دم کیسے بگڑ گئے کہ تین وقت کی روٹی پوری کرنی مشکل ہو گئی۔ نجانے کیسے اماں نے بابا کی پینشن سے گھر بھی چلایا اور تم دونوں کو پڑھایا لکھایا بھی۔ میری تو شادی ہو چکی تھی ورنہ ایک اور فرد کا بوجھ مزید ان کو تھکاتا۔" پھر نشاط نے ایک سانس بھری۔

"ایک سرکاری جاب اس گھر کے کتنے مسئلے حل کر سکتی ہے۔" نمرہ جیسے بڑبڑائی تھی۔

نشاط نے چونک کر اسے دیکھا "اور سرکاری نوکری جاسم کو ملے تو زیادہ بہتر رہے گا کیونکہ آج یا کل تم تو بیاہ کر چلی جاؤ گی۔ اسے ہی یہ گھر چلانا ہے۔"

اس کو تو باہر جانے کا شوق ہے۔ ادھر سے گھر چلائے گا۔" نمرہ نے تلخی سے کہا۔

"باہر جانے کے لیے پیسہ لگتا ہے کہاں سے لائے گا۔ تم بے فکر رہو اس کو یہیں رہنا ہے۔" نشاط نے اطمینان دلایا۔

"وہ خود کو بھی بیچ سکتا ہے باہر جانے کے لیے اتنا جنونی ہے۔" نمرہ نے جتایا۔

"پاگل ہو گیا ہے۔ پیچھے بیمار ماں اور اکیلی کنواری بہن۔ اندر باہر کے سو مسئلے کون سلجھائے گا۔ میں بات کرتی ہوں نواب صاحب سے۔ بہن کے فرض سے آزاد ہو اور ماں کو خود سنبھالے یا آنکھیں موند کر آسمانوں کی پرواز پر نکلے گا۔" نشاط اچھا خاصا غصہ ہوئیں۔

"اچھا خیر، شام میں وہ لوگ پھر ادھر آ رہے ہیں۔ لڑکے کی ماں کو تو تم بے حد پسند آ گئی تھیں۔ اب وہ لڑکے کے ساتھ آ رہی ہیں۔" نشاط باجی کا لہجہ کچھ محتاط تھا۔ نمرہ نے حیرت سے ان کو دیکھا۔

"لڑکا کس خوشی میں آ رہا ہے۔ اور میں نے ابھی شادی کا اقرار ہی نہیں کیا تو آپ معاملات آگے بڑھاتی جا رہی ہیں۔ کیا کرتا ہے لڑکا، کون ہے اور مجھے پسند کر کے یک طرفہ بات بڑھانے کیوں چلی آ رہی ہیں اس کی ماں بہنیں۔" نمرہ ناگواری سے بولتی چلی گئی۔

"ارے دو ماہ پہلے میں کچھ عورتوں کو لائی تو تھی تمہیں دکھانے جو نفیسہ آنٹی نے رشتہ بتایا تھا۔ لڑکا خوب صورت پڑھا لکھا ہے۔ مختصر فیملی ہے۔ لڑکا اپنا جنرل اسٹور چلاتا ہے پر کمیشن کے امتحان بھی دے رہا ہے، دیکھو آج یا کل پکی نوکری لگ ہی جائے گی۔ اور کیا چاہیے۔" نشاط باجی نے بتا کر نمرہ کے تاثرات جانچے۔

"اور کچھ نہیں چاہیے بلکہ کچھ چاہیے ہی نہیں۔" نمرہ نے منہ پھلا لیا۔ "میری شادی کی فکر نے اماں اور آپ کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں بس۔" وہ پیر پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

"جوان بیٹی کا فرض میٹھی نیند سونے دیتا ہے کیا۔ پڑھائی وڑھائی بھی ختم کرلی، اب جاؤ اپنے گھر کی ہو۔" اماں کمرے سے نکل کر سامنے آئیں تو نمرہ نے شکایتی نظران پر ڈالی۔

"ہاں بس بوجھ کو سر سے اتارو پھر میٹھی نیند سونا دونوں۔" نشاط باجی اس کی بات پر مسکرائیں۔

"پرائیویٹ اسکولوں میں جاب کر کر کے خود کو گھلا رہی ہو۔ یہ رنگ روپ سارا اڑ جائے گا پھر اچھے رشتے بھی نہیں آئیں گے۔" نشاط باجی نے ڈرایا۔

"ہاں ابھی تو آپ میرے لیے مارک زکر برگ کا رشتہ لے کر آئی ہیں۔" نمرہ نے سلگ کر کہا۔

"اب یہ موا مورک برگر کون ہے اور ہم کیوں تجھے عیسائی سے بیاہنے لگے۔" اماں نے نا سمجھی سے پوچھا۔ نشاط باجی کھل کر ہنسیں۔

"اچھا نمرہ! اپنی اس نوکری کا تذکرہ بالکل بھی بڑی بی سے مت کرنا۔ ان کو سیدھی سادی گھریلو بہو چاہیے۔ شادی کے بعد تو ویسے بھی تمہیں یہ جاب چھوڑ دینی ہے۔" نشاط کی بات پر نمرہ کو برا لگا۔

"کیوں بھلا۔ میں ایسے گھر میں شادی کیوں کروں۔ جہاں میری جاب کھٹکتی ہو۔ آگے میرا جی ایس ٹی کا رکا ہوا رزلٹ آگیا جو میں نے دیا تھا تو سرکاری نوکری بھی نہیں کرنے دیں گے۔"

"تو کیا ضرورت ہے جاب کی۔ کھاتا پیتا مختصر گھرانا ہے۔ بس میاں کی کمائی پر عیش کرنا۔" نشاط باجی نے اطمینان سے کہا۔

"باجی! آپ میری بات کبھی نہیں سمجھیں گی۔" نمرہ نے سر پکڑ لیا۔

"ارے۔ اب ٹینشن مت لو۔ شام کو پھر چہرہ عجیب لگے گا۔ میں پانچ بجے پھر آؤں گی اماں۔ تھوڑا بہت اہتمام کرلیں گے۔ چھ بجے وہ لوگ آجائیں گے۔"

نشاط باجی نے چادر پہن کے منے کو گود میں اٹھایا۔ نمرہ منہ بنا کر کچن کی طرف چلی گئی۔

"دیکھ رہی ہو اماں! رشتے کی بات سن کر کیسا موڈ خراب ہوتا ہے اس کا۔" نشاط نے ماں سے کہا۔

"ٹھیک ہو جائے گا موڈ بھی۔ تم فکر مت کرو۔" اماں نے تسلی دی۔

☆☆☆

شام چھ بجے گھر میں ہلچل سی مچی ہوئی تھی۔ نشاط نے نمرہ کو زبردستی اچھا سا ڈریس تھما کر واش روم کی طرف دھکیل دیا تھا۔ پھر اس کے باہر نکلتے ہی اس کو ہلکا پھلکا میک اپ کر کے بال بھی اسٹریٹنر سے سیدھے کر لیے تھے۔ یہ وہ چیزیں تھیں جو نمرہ کہیں باہر جاتے ہوئے خود ہی کرتی تھی لیکن اب چونکہ موڈ آف تھا سو ہاتھ جھاڑ کر بس بیٹھی تھی۔

"چہرے پر مسکراہٹ لاؤ اور اخلاق سے بات کرنا لڑکے والوں سے۔ لڑکا بھی آیا ہے۔ بہت سوبر اور اچھا لڑکا ہے۔" نشاط نے اسے ڈرائنگ روم کی طرف لے جاتے ہوئے سمجھایا۔

ڈرائنگ روم میں ان کے داخل ہوتے ہی تین نفوس ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ نمرہ نظریں اور گردن اٹھائے آگے بڑھی اور سلام جھاڑ کر ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

دو خواتین پہلے سے دیکھی ہوئی تھیں۔ ایک لڑکے کی ماں تھی دوسری خالہ۔ لڑکا البتہ پہلی بار دیکھا تھا جو شکل وصورت اور لباس سے خاصا معقول نظر آرہا تھا۔

"کیسی ہیں نمرہ بیٹا؟" ایک خاتون (جو غالبا خالہ تھیں) نے تکلف کی دیوار سرکائی۔

"جی الحمدللہ" نمرہ نے دو لفظ کہے۔

"اور کیا کیا مشاغل ہیں آپ کے۔ اس دن تفصیلی بات نہ ہوسکی تھی سوچا آج سب پوچھوں گی۔" خاتون نے مزید بے تکلفی سے پوچھا۔

"میرے مشاغل کچھ خاص نہیں پڑھائی لکھائی سر فہرست ہے، اس سے وقت بچے تو سوشل میڈیا پر کچھ بلاگز وغیرہ لکھ لیتی ہوں۔" نمرہ نے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بتایا۔

"اوہ! آپ بلاگر بھی ہیں......؟ کن موضوعات

pklibrary.com
Scanned with CamScanner

پر لکھتی ہیں؟ اردو یا انگلش میں اور کن ویب سائٹس پر شائع ہوتا ہے۔" خاتون نے تابڑ توڑ سوالات شروع کر دیے۔

"ارے آپ یہ چکن ونگس ٹیسٹ کریں ناں۔ نمرہ نے بنائے ہیں۔ اسے کوکنگ کا کریز ہے۔ لیکن اسے اپنے مشاغل میں کاؤنٹ نہیں کرتی۔ کہتی ہے یہ کام ہے، ہابی نہیں۔" نشاط باجی نے فوراً خاتون کو اپنی طرف متوجہ کر کے خوش دلی سے کہا۔

"اچھا، نمرہ نے بنائے ہیں۔ پھر تو میں ضرور ٹیسٹ کروں گی۔" انہوں نے فوراً پلیٹ سے ایک عدد پیس اٹھایا۔

"آپ بھی لیں میکال بھائی۔" نشاط نے نمرہ کی طرف غور سے دیکھتے میکال سے کہا۔

"جی۔" وہ ایکدم چونک کر سیدھا ہوا۔

"مجھے کوکنگ کا اتنا بھی کریز نہیں ہے، بس مارے باندھے کر لیتی ہوں۔" نمرہ نے صاف گوئی سے گل افشانی کی تو نشاط نے اسے گھور کر دیکھا۔

"یعنی آج بھی مارے باندھے کوکنگ کی گئی ہے۔"

میکال نے براہ راست نمرہ سے کہا تو وہ گڑبڑا گئی۔ اس نے تو کچھ بھی نہیں بنایا تھا مگر یہ سچ اگلنا نشاط کے غصے کو دعوت دینا تھا۔

"یہی سمجھ لیں۔" اس نے کندھے اچکائے۔

"بچی بہت صاف گو ہے۔ مجھے صاف گوئی اچھی لگتی ہے۔" میکال کی امی نے نمرہ کو پیار سے دیکھ کر کہا۔

ان کی بات پر جہاں نشاط خوش ہوئی وہیں نمرہ بے مزا۔

"مارے باندھے آپ کی اتنی اچھی کوکنگ ہے تو کھلے دل اور شوق سے کتنا اچھا بناتی ہوں گی۔" میکال نے پلیٹ میں ایک اور چکن ونگ ڈالتے ہوئے کہا۔

نمرہ کا دل اپنا سر پیٹ لینے کو چاہا۔ وہ اپنا منفی رخ دکھا رہی تھی اور یہ ماں بیٹا مثبت رخ ڈھونڈ کر آ رہے تھے۔

"شوق سے تو میں صرف باتیں ہی بناتی ہوں۔" نمرہ نے جل کر کہا۔

میکال لطف اندوز ہو کر مسکرایا۔

"دلچسپ۔" نمرہ نے دانت کچکچائے۔

اتنے میں اماں بھی ڈرائنگ روم میں آ گئیں۔ اور دعا سلام کرنے لگیں۔ نشاط نے نمرہ کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔ وہ ابھی اور اول فول کہنا چاہتی تھی پر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے بیٹھو ناں۔ کہاں جا رہی ہو؟" خالہ جی نے فوراً کہا۔

"نہیں بس۔" نمرہ نے نشاط کو دیکھا اور انہیں سلام کر کے باہر نکل آئی۔

پھر اندر کیا باتیں ہوتی رہیں وہ ان سے بے نیاز کمرے میں آ کر لائٹ آف کر کے سو گئی۔

اس کی عادت تھی جب گھر میں کسی سے خفا ہوتی تو منہ سر لپیٹ کر پڑی رہتی تھی۔

☆☆☆

لڑکے کو نمرہ پسند آ گئی تھی۔ نشاط نے بے حد خوشی سے یہ خوش خبری ماں کو سنائی۔

نمرہ تو سن کر جل ہی گئی۔ اس نے ماں بہن سے اس رشتے کو مسترد کرنے کے لیے بہت بحث کی پر اس بار وہ دونوں اس کی کوئی بات سننے پر راضی نہ ہوئیں۔ اس رشتے میں بہ ظاہر کوئی بڑی خامی بھی نہ تھی۔ سو نمرہ کی ایک نہ چلی اور ایک سادہ سی تقریب میں اسے میکال کے نام کی انگوٹھی پہنا دی گئی۔

اب نشاط اس کی نوکری چھڑوا کر گھر بٹھانے کے موڈ میں تھیں کہ لڑکے والوں کو پڑوس کے اسکول میں اس کے پڑھانے کا علم نہ تھا اور کبھی بھی یہ بات کھل سکتی تھی۔ جس پر نشاط کو شرمندگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا۔ نمرہ نے بہت آنا کانی کی مگر پھر نشاط اور اماں کے اصرار سے مجبور ہو کر نہ جانے کس دل سے اسکول سے ریزائن دے دیا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

"سنو نمرہ! میکال تم سے فون پر بات کرنا چاہتا ہے۔" نشاط نے ایک دن اس سے کہا تو وہ اچھل پڑی۔

"کیوں بھلا؟" اس نے خفگی سے پوچھا

"ارے اس میں اتنا خفا ہونے کی کیا بات ہے۔ شریف لڑکا ہے بس تم سے انڈراسٹینڈنگ کرنا چاہتا ہوگا بات وات کر کے۔"

"انڈراسٹینگ شادی کے بعد ہو جائے گی۔ مجھے اس سے بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں۔" نمرہ نے صاف جواب دیا لیکن نشاط باجی بھی اپنے نام کی ایک تھیں۔ میکال کو اس کا نمبر دے کر ہی دم لیا۔

ایک شام اسے میکال کی کال آ گئی بہت شستہ لہجے اور مہذب انداز میں حال احوال پوچھا گیا تھا۔ نمرہ نے دل ہی دل میں نشاط باجی پر غصہ کیا پر مروتاً میکال سے ہلکی پھلکی بات کر لی۔ پھر تو میکال کی کالز روز ہی آنے لگیں وہ زیادہ بات نہ کرتی ہوں ہاں میں جواب دے دیتی پر اگلے کو فرق نہ پڑتا۔ طبیعت سے لے کر موسم کے حال تک دریافت کرتا اور خوب تسلی کر کے ہی فون آف کرتا۔ میکال کی کالز پانچ دس منٹ کی اور بہت ہی بے ضرری ہوتی تھیں سوا سے کسی قسم کی زحمت نہیں اٹھانی پڑتی تھی کہ کہیں بیٹھ کر کال سنے وہ چلتے پھرتے کام کرتے ہوئے بھی اس کے چند سوالوں کا جواب دے کر فون بند کر دیتی تھی۔

نشاط باجی اس کی اس بات چیت سے بھی کافی مطمئن تھیں کہ کسی طرح شادی کے نام سے بھی بھاگنے والی بہن ذہنی طور پر اپنے ہونے والے شوہر سے ذہنی ہم آہنگی پیدا کر لے۔

☆☆☆

جاسم کا مزاج اس کی منگنی کے بعد سے انتہائی خراب رہنے لگا تھا۔ اماں نے اپنا جمع کیا ہوا روپیہ جب نمرہ کی شادی کے لیے بینک سے نکلوایا تو جاسم کا موڈ اور بگڑ گیا۔ وہ اماں سے لڑنے لگا کہ بیٹی کی شادی کے لیے روپیہ نکل رہا ہے، میرے ویزے کے لیے نہیں نکل سکتا تھا۔

اماں اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئیں کہ بیٹی کا بیاہ اہم ہے۔ تم اپنے ملک میں بھی نوکری کر سکتے ہو باہر جانا رسک اور پیسے کا ضیاع ہے۔ یہ بات اسے اور زیادہ مشتعل کرتی وہ بحث پر اتر آتا تھا آج بھی وہ اماں کے ساتھ فضول بحث میں لگا تھا۔

"اماں! میں اس گھر کا بیٹا ہوں مجھ پر پیسہ لگائیں میرا مستقبل سنورے گا تو آپ کو فائدہ دوں گا۔ نمرہ لڑکی ذات ہے، اسے پرائے گھر جانا ہے، اس پر روپیہ لگانا فضول ہے۔ وہ شادی کے بعد آپ کے کسی کام نہیں آئے گی۔ اور پھر اس کی شادی بھی تو رسک ہے کیا معلوم اس کا گھر بسے یا نہ بسے۔ آپ ٹرک بھر کے جہیز اور زیور دیں گی، کیا وہ شادی کی ناکامی کے بعد اسے واپس ملے گا؟"

جاسم نے اپنی بات سمجھاتے بہت بے رحمی سے نمرہ کے مستقبل کا تجزیہ کیا تو اماں لرز اٹھیں۔

"خدا نہ کرے۔ منہ پر ہاتھ دھر لے لڑکے۔ کیا کہے جا رہا ہے سگی بہن کے لیے۔ میری بچی کا گھر کیوں نہیں بسے گا۔ کس چیز کی کمی ہے نمرہ میں۔ اور میں بیوہ عورت زیور کپڑے ٹرک بھر کر کیسے دے سکتی ہوں۔ پیٹ کاٹ کاٹ کر بچی کے لیے کچھ روپیہ جمع کیا ہے اس پیسے سے اپنی حیثیت کے مطابق دینا دلانا کروں گی۔ اب تیری یہ مرضی ہے کہ بیٹی کو خالی ہاتھ سسرال بھیج کر تجھے یہ پیسے دے دوں تاکہ وہ ساری عمر دنیا کے طعنے سہتی رہے۔" حنا بیگم اچھی خاصی چڑ گئیں۔

"کوئی نہیں ملتے طعنے۔ میں دبئی جا کر آپ دونوں کو بہت سارا روپیہ بھیجوں گا۔ جب تک میرا وہاں کوئی کام نہ لگے آپ نمرہ کو نہیں بیاہنا۔"

جاسم نے مشورہ دیا تو حنا بیگم نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"خدا تجھے عقل دے جاسم۔ تیری تو مت ماری گئی ہے۔ اتنی خود غرضی دکھا رہا ہے بہن کے لیے۔ اب تیرے دبئی جا کر کمائی کرنے تک میں نمرہ

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

کو بٹھائے رکھوں۔"

"یہ خود غرضی نہیں حقیقت پسندی ہے اماں!" جاسم نے زور دے کر کہا۔

"آگ لگے ایسی حقیقت پسندی کو۔" اماں نے ہاتھ جھلایا۔

"اچھا اماں! اب تسلی سے میری بات سنو۔ نمرہ کا رشتہ ادھر سے ختم کرو۔ مجھے یہ روپیہ دے دو کہ میں دبئی جاؤں اور وہاں کچھ عرصہ میں سیٹ ہو جاؤں گا تو آپ دونوں کو اسے ڈبل ٹرپل پیسہ بھیجوں گا۔ پھر دیکھنا نمرہ کے کیسے اچھے رشتے آتے ہیں۔ دبئی میں میری رہائش اس کی قسمت بدل دے گی اماں۔ اسٹیٹس کا فرق پڑے گا تو رشتے بھی اچھے آئیں گے۔ پھر میکال سے اونچی پوزیشن والے بہتر لڑکے سے نمرہ کی شادی کرنا۔ میکال میں رکھا ہی کیا ہے ایک معمولی سے جنرل اسٹور کا مالک ہی تو ہے۔ میں نمرہ کے لیے کوئی انجینیر ڈاکٹر دیکھوں گا۔ مجھے موقع تو دو۔" جاسم نے اچانک پینترا بدلا اور حنا بیگم کے قدموں میں بیٹھ کر ان کے گھٹنے پکڑے اور جوش بھرے انداز میں انہیں نئی راہ دکھائی۔

"کیا کھا کر میں نے تجھے پیدا کیا تھا جاسم؟" اماں نے صدمے سے پوچھا تو وہ کچھ نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگا۔

"تیرے اندر تو بالکل بھی احساس نامی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ نہ ماں کی فکر ہے نہ بہن کی پروا بس اپنا مفاد تجھے عزیز ہے۔" وہ بھیگی آواز میں کہہ کر چپ ہو گئیں۔

"اماں! مجھے غلط مت سمجھو۔ میری بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرو میں ہم تینوں کے مشترکہ مفاد کی بات کر رہا ہوں۔" وہ جھنجلا کر بولا۔

"تیری باتوں پر نہ مجھے ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہے نہ گرم دل سے۔ ان پیسوں کی میں تجھے ہوا بھی نہیں لگنے دوں گی۔ میری بیٹی کی شادی بہت ضروری ہے ویسے بھی یہ پیسے میں چار سالوں سے اس کی تنخواہ کے روپوں سے بیسیاں ڈال کر جمع کر رہی تھی۔ میرا تو بہت کم پیسہ ان میں شامل ہے۔ میں گھر کی ضرورتیں پوری کروں یا پیسے جمع کروں۔ میری بچی کی اپنی کمائی سے اس کا جہیز بن رہا ہے۔ جس پر تیرا یا کسی کا کوئی حق نہیں۔" حنا بیگم کے صاف جواب پر جاسم کا منہ اتر گیا۔

"کبھی اکلوتے بیٹے کے بھلے کا نہ سوچنا اماں۔ ہمیشہ اپنی بیٹیوں کی فکر کرنا۔ یاد رکھو، یہ بیٹیاں آپ کو کبھی کام نہیں آئیں گی۔ میں کام آؤں گا۔ میرے آسرے پر بڑھاپا کاٹنا ہے اماں۔ آج مجھ پر چار پیسے لگائیں گی تو کل ڈبل کر کے واپس ملیں گے۔" وہ تیوریاں چڑھا کر غرور سے بولا تو حنا بیگم ٹکر ٹکر اس کی شکل دیکھنے لگیں۔

"میں نے کب تجھے بیٹیوں سے کم سمجھا ہے! جاسم اچھے سے اچھا نوالہ تجھے کھلایا ان سے اچھا پہنایا۔ ہمیشہ تجھے بیٹیوں سے بڑھ کر اہمیت دی۔ تو نے جو کہا میں نے کیا۔ تین سال سے ڈگری لے کر بیٹھا ہے کہیں ملازمت کی کوشش نہیں کرتا بس باہر رہنے بسنے کی دھن سوار ہے۔ ارے یہاں چھوٹی موٹی نوکری کر کے پیسے جمع کر پھر جہاں جاہے چلا جا، میں نہیں روکتی تجھے۔ پر اپنے لیے کچھ تو کر۔ بہن کی پونجی پر کیوں نظر رکھی ہے۔ اور اللہ اپنے آسرے پر رکھے تجھے۔ مجھے تیرا آسرا نہیں چاہیے تجھے ناک پونچھنی بھی نہیں آتی تھی جب میرے میاں گزرے تھے۔ تب بھی مجھے اللہ کا آسرا تھا، آگے بھی وہی میرا بڑھاپا سنبھالے گا۔" وہ بیٹے کی باتوں پر رنجیدہ ہو کر رونے لگیں۔ جاسم نے غصے سے سر جھٹکا۔

"ماں کو رلاتے شرم نہیں آتی تمہیں۔ روز ان کو ٹارچر کرتے ہو۔" نمرہ کمرے سے نکل کر سیدھا اماں کے پاس آئی اور ان کے آنسو پونچھنے لگی۔

"چلو جی، ہمارے گھر کی مدر ٹریسا آگئی۔ جو احساس کے سمندر سے لبریز ہے۔" جاسم بڑبڑایا۔

"مدر ٹریسا کہو یا میڈم روتھ فاؤ، مجھے کچھ بھی سمجھ لو تمہارے جیسی سخت دل نہیں ہوں۔ جو ماں کے

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

آنسو دیکھ کر بھی اکڑ کر کھڑا ہے۔ چلو نکلو یہاں سے بہت سر کھالیا اماں کا۔" نمرہ نے چھوٹے مگر بے حسی میں بڑھے ہوئے بھائی کو گھر کا۔

"مجھے بھی ان کا سر کھانے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

وہ پیر پٹختا وہاں سے چلا گیا تو نمرہ نے ایک سانس بھر کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔ وہ کب سے جاسم کو اماں سے بحث کرتے سن رہی تھی وہ حد سے بڑھ کر ان سے گستاخی کرنے لگا تو آخر وہ باہر نکل آئی۔ ورنہ نشاط نے اسے جاسم سے منہ لگنے کو منع کیا تھا۔ وہ بڑی بہنوں کا بھی لحاظ نہیں کرتا تھا سو اس سے بات کرنا اپنی بے عزتی کروانے جیسا تھا۔

"کہتا ہے میرا بڑھاپا اس کے آسرے پر کٹے گا۔ کیا میرا اللہ میرے ساتھ نہیں۔ جو مجھے اس خود غرض لڑکے کی محتاجی سہنی پڑے گی۔"

اماں کے دل میں جاسم کے جملے اٹک گئے تھے وہ شکایتاً نمرہ کے آگے جاسم کے الفاظ دہرانے لگیں۔

"اماں! آپ دل برا مت کریں وہ تو ہے ہی نارچرسیل۔ جب تک اپنی باتوں سے اگلے کو رلا نہ دے اسے چین نہیں پڑتا۔" نمرہ نے ماں کو گلے لگایا۔

"میں نے اس کو اچھا کھلا پلایا نہیں، اس کی اچھی پرورش نہیں کی بس اپنی بیٹیوں کو اہمیت دی۔ ایسا سمجھتا ہے وہ۔" حنا بیگم نے بسورتے ہوئے بیٹی کو بتایا۔

"وہ سمجھتا ہے پر ایسا ہے تو نہیں ناں اماں۔ ہمیں پتا ہے، دنیا کو پتا ہے آپ نے جان مار کر ہماری بالخصوص جاسم کی پرورش کی ہے۔ آپ پلیز، اپنی طبیعت خراب نہ کریں۔ دفع کریں جاسم کی فضول گوئی کو۔" نمرہ نے ان کی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہا۔ اسے حقیقتاً جاسم کو مار لگانے کا دل چاہ رہا تھا جو اپنی جنت کو رلا رہا تھا۔

"تمہارا فون بج رہا ہے۔" اماں نے دوپٹے سے آنکھیں پونچھتے توجہ دلائی تو نمرہ ان کے پاس سے اٹھ کر کمرے میں آگئی۔

میکال کا فون تھا نمرہ نے بددلی سے کال اٹینڈ کی۔

"ہیلو کیسی ہو؟ اس نے خوش گوار لہجے میں پوچھا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔" نمرہ نے بھیگی آواز سے جواب دیا۔

"نمرہ! تم رو رہی ہو مگر کیوں؟" میکال نے فوراً نوٹ کیا اور بے چینی سے پوچھا۔

"نن نہیں تو، مجھے تھوڑا زکام ہوگیا ہے۔" نمرہ نے گھبرا کر بہانہ گھڑا۔

"اس موسم میں زکام......! الرجی ہے کیا تمہیں؟" میکال نے تعجب سے پوچھا۔

"ہاں ڈسٹ الرجی۔" نمرہ نے جھٹ کہا۔

"اوہ۔ تم تو بہت نازک مزاج ہو۔ یعنی جبھی ماسی چھٹی پر ہو تو جھاڑو وغیرہ مجھے دینا پڑے گا۔" میکال نے لطیف انداز میں کہا تو نمرہ مسکرا دی۔

"جھاڑو لگانا آتا ہے آپ کو!" اس نے برائے بات پوچھا۔

"ارے، کیوں نہیں۔ اپنی اماں کا اکلوتا بیٹا اور وقت پڑنے پر ایسے کاموں کے لیے بیٹی بھی میں ہی ہوں۔ جھاڑو پوچھا برتن کپڑے کوکنگ سب آتا ہے مجھے۔" وہ آگے سے اتنے فخر سے بولا کہ نمرہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"سچی!"

"مچی ڈیئر مچی۔" وہ بھی ہنستے ہوئے بولا۔ "تمہیں بہت آرام ملنے والا ہے مستقبل میں۔ بستر پر بٹھا کر کھلانے والا شوہر ملے گا تمہیں۔"

اس کی بات نے نمرہ کی ہنسی میں اضافہ کیا تھا۔ وہ پہلی بار میکال کی باتوں کو انجوائے کر رہی تھی۔

"ہمم اب بتاؤ رو کیوں رہی تھیں۔" میکال کے سوال نے نمرہ کی ہنسی کو بریک لگائے۔

"میں نے بتایا نا مجھے الرجی ہے۔" نمرہ نے

pklibrary.com

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

خود کو کمپوز کرتے دہرایا۔
"تمہیں پتا ہے نمرہ۔ ہم جس سے محبت کرتے ہیں ان کے لہجوں کو، ان کی کیفیات کو، ان کے اندر چل رہے سب موسموں کو فوراً پہچان لیتے ہیں۔ سمجھو کسی سے محبت کرنے پر خدا کی طرف سے یہ احساس پیکج ہمیں تحفتاً ملتا ہے۔ سو میں تمہارا لہجہ اور تمہارے اندر کی کیفیت جان سکتا ہوں۔ تم اس وقت کسی بات کو لے کر بہت ہرٹ ہوئی ہو۔ رو رہی ہو لیکن مجھ سے چھپا رہی ہو۔"

میکال کی بات نے اسے پتھر کا کر دیا، وہ لاجواب ہوگئی تھی۔ یہ اتنی دور بیٹھا شخص اس کے دل کی کیفیت جان گیا تھا۔ بھلا کیسے۔ وہ کہہ رہا تھا یہ محبت کا اعجاز ہے۔ محبت کی طاقت ہے خدا کا دیا تحفہ ہے جو محبت کرنے والوں کو ملتا ہے۔ نمرہ کو اس کی بات پر یقین کرنا پڑا۔

"نمرہ! تم بتانا نہیں چاہتیں تو مت بتاؤ۔ لیکن پلیز خوش رہا کرو، میرے لیے۔ تمہاری پریشانی محسوس کر کے میں پریشان ہو جاتا ہوں یار۔"

میکال کے لہجے میں التجا تھی وہ پگھلنے لگی۔ اس شخص سے پہلی بار انسیت محسوس ہوئی۔ اس کا دل چاہا اسے کھل کر اپنی کیفیت کا اظہار کرے اسے اپنی پریشانیاں اپنے غم بانٹے۔ وہ اس کے دکھ درد پر اپنے نرم الفاظ کے پھائے رکھے۔ اور اپنی اس شدید خواہش سے گھبرا کر نمرہ نے کال ہی کاٹ دی تھی۔

☆☆☆

گھر کے ماحول میں عجیب سا کھچاؤ رچ بس گیا تھا۔ جاسم ہر وقت چڑچڑے پن اور غصے میں رہنے لگا تھا۔ نمرہ کی دو ماہ بعد نکاح کی تاریخ طے کر لی گئی تھی۔ اصولاً تو گھر میں خوشیوں کی جھنکاریں سنائی دینی چاہیے تھیں پر جاسم کی پھنکاریں ہی سنائی دیتی تھیں۔ اس کا رویہ خوشی کے رنگ میں بھنگ ڈالے رہتا۔

نشاط نمرہ کو لے کر شادی کی شاپنگ کرنے نکلتی تو واپسی پر گھر میں جاسم کے بگڑے تیور دیکھنے والے ہوتے۔ وہ کسی نہ کسی بات کو لے کر ہنگامہ کھڑا کر دیتا۔ نشاط کو پروا نہیں تھی مگر اماں اور نمرہ کا دل برا ہوتا۔ صاف نظر آتا تھا کہ وہ شادی اور اس سے جڑے خرچوں سے خوش نہیں ہے۔ اسے وہ روپیہ چاہیے تھا جو نمرہ کی شادی پر خرچ ہو رہا تھا۔ حالانکہ ابھی تو بالکل ابتدائی شاپنگ شروع کی گئی تھی۔ زیور اور فرنیچر کی خرید کے بارے میں سوچا جا رہا تھا۔ مہنگائی بھی آسمان چھو رہی تھی۔ حنا بیگم کو اپنی چادر کے مطابق ہی پیر پھیلانے تھے۔

میکال کی اماں کو گھٹنوں کا مسئلہ تھا وہ زیادہ چل پھر نہیں سکتی تھیں۔ دو بار رشتہ کی خاطر آئیں اور ایک بار نکاح کی تاریخ لینے۔ حنا بیگم جاسم کے رویے کو دیکھ کر ہولتی رہتیں اور شکر کرتیں کہ میکال کی اماں کا زیادہ آنا جانا نہیں تھا ورنہ جاسم کے کھڑے کیے ہنگامے ان کے سامنے کھل سکتے تھے۔

وہ تو میکال سے بھی میل ملاقات کے حق میں نہیں تھا، نہ اسے بہنوئی والا پروٹوکول دینا چاہتا تھا۔ نشاط کو اس نے میکال کے اپنے گھر میں داخلے سے سختی سے منع کر دیا تھا کہ شادی سے پہلے میکال کا ان کے گھر آنا اس کی غیرت کو گوارا نہیں تھا۔

نشاط نے بہتیرا کہا کہ میکال کو کبھی کھانے پر بلا لیتے ہیں نمرہ سامنے نہیں آئے گی تم ہی میکال کو کمپنی دینا مگر جاسم نہ مانا۔

اصل وجہ چاہے جو بھی تھی بہ ظاہر وہ اپنی غیرت کا نام لے کر جان چھڑا رہا تھا۔ میکال کو بھی اپنا ہونے والا یہ اکلوتا سالا کچھ خود پرست اور عجیب سا لگا تھا۔ سو اس نے بھی جاسم سے دوستی بڑھانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

☆☆☆

"وہ اگر اپنا سمجھے تو میں پوچھوں آج کل کیوں اداس رہتے ہو۔"

میکال کی گمبھیر آواز موبائل سے ابھری تو نمرہ نے لب کاٹے۔

ہر بار زیست سے ربط گہرے بڑھاتی ہوں ہر

Scanned with CamScanner

بار زندگی نئی سی ہو کر ملتی ہے۔

نمرہ نے ایک سانس بھر کر جواباً شعر پڑھا۔

"کوئی بات تمہیں ڈسٹرب کیے ہوئے ہے جو تم مجھ سے شیئر نہیں کر رہیں۔ خیر تمہاری مرضی۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ خوش رہا کرو۔ یا اگر اداس رہنا ہی ہے تو دو ماہ میں جی بھر کر اداس رہ لو پھر میری قربت میں آؤ گی تو میں تمہیں اداس ہونے نہیں دوں گا جان من۔" میکال نے پیار لٹاتے انداز میں کہا تو نمرہ ذرا سا مسکرائی۔

"لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا ہے۔ مبارک گھڑی ہے۔"

میکال کی اگلی بات پر وہ حیران ہوئی۔

"آپ کو کیسے پتا میں مسکرائی ہوں۔" نمرہ نے تعجب سے پوچھا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا ناں محبت کا اعجاز ہے۔" میکال نے یاد دلایا۔

"ہمم۔" نمرہ کو جیسے اس کی بات کا یقین ہو گیا تھا۔

"ویسے یہ دو ماہ بہت زیادہ نہیں۔ پندرہ بیس دن بعد کی کوئی تاریخ رکھ لیتے۔ کیسے کٹیں گے یہ ساٹھ دن۔" وہ بے چارگی سے پوچھنے لگا تو نمرہ پھر مسکرائی۔

"دن گزرنے کا پتا کہاں چلتا ہے۔ آج کل تو وقت میں برکت ہی نہیں رہی۔" نمرہ نے اماں والا مخصوص جملہ دہرایا۔

"وقت میں برکت نہیں۔ مگر تم میرے پاس آؤ گی تو تمہیں بتاؤں گا محبت میں کتنی برکت ہے۔"

میکال نے دلبری سے کہا تو نمرہ بلش سی ہوئی۔

"ایسی باتیں قبل از وقت کرنا ممنوع ہیں۔" پھر اس نے ٹوک دیا۔

"اس انمول وقت کا ہی تو انتظار ہے۔" میکال نے سنبھل کر کہا تھا۔

☆☆☆

"بات سنو۔" ایئر بڈ سے آواز ابھری۔

جی۔" نمرہ نے ریشمی کپڑا ہاتھ سے مسل کر چیک کیا۔

"باجی پیور کپڑا ہے، اس کی گارنٹی دیتا ہوں۔" دکان دار نے کہا۔

"کیا مارکیٹ میں ہو؟" میکال نے اندازہ لگایا۔

"جی۔" نمرہ نے اس بار بھی اختصار سے کام لیا۔

"شادی کے کپڑے خرید رہی ہو؟" میکال نے پوچھا۔

"ہاں۔" نمرہ نے کن انکھیوں سے کپڑوں کے ڈھیر کنگھالتیں نشاط کو دیکھ کر کہا۔

"پیچ کلر ود پنک کمبینیشن کا کوئی سوٹ دیکھنا۔" میکال نے فرمائش کی۔

"کیوں کس کے لیے؟" نمرہ نے حیرت سے پوچھا۔

"بھئی اپنے لیے لینا اور کس کے لیے۔ مجھے لیڈیز پر یہ کلرز بہت اچھے لگتے ہیں۔" میکال نے فوراً اطمینان سے جواب دیا۔

"اوہ۔" نمرہ نے سامنے رکھے کھلے ادھ کھلے کپڑوں پر نگاہیں دوڑائیں۔

"بھیا۔ پیچ اور پنک کمبینیشن کا کوئی سوٹ نکالیں۔" نمرہ نے دکان دار سے کہا۔

"ہیں کس کے لیے؟" نشاط نے بھی فوراً پوچھا۔

"اپنے لیے۔" نمرہ نے جز بز ہو کر کہا۔

"تم کب پہنتی ہو پیچ اور پنک۔ تمہیں تو بلو اور پرپل کلرز پسند ہیں ناں۔" نشاط کے بھولپن سے پوچھے گئے سوال نے میکال کے کانوں تک کا سفر کیا۔

"کبھی ٹیسٹ بدل کر بھی دیکھنا چاہیے۔" نمرہ نے دھیمے سے کہا۔

"لو جی شادی کے ٹائم ہی ٹیسٹ بدلنے کا خیال آیا۔" نشاط نے برا سا منہ بنایا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

وہ اپنے حساب سے ڈریسز نکلوا چکی تھیں نمرہ کے پسندیدہ کلرز والے۔ بس ان کی ہمت کرنی تھی کہ نمرہ کو نئی سوجھی۔

میڈم بیج اور پنک کا کمبینیشن والا تو نہیں۔ ان دو کلرز کے علیحدہ علیحدہ سوٹس ہیں۔ دکان دار نے کچھ دیر ڈھونڈنے کے بعد بتایا۔

''اچھا۔'' نمرہ کو مایوسی ہوئی۔

''نہیں ملا۔'' میکال نے پوچھا۔

''نہیں۔'' نمرہ نے آہستہ سے بتایا۔

''چلو رہنے دو میں بری والے کپڑوں میں سب سوٹس ایسی کمبینیشن کے رکھوا دوں گا۔'' میکال نے اسے جیسے تسلی دی۔

''سب سوٹس! مطلب۔ اتنے سارے ایک جیسی کمبینیشن کے۔''

نمرہ تصور کر کے ہی گھبرا گئی۔

''تو کیا ہوا۔ تم روز میرے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آنا ناں۔ میں تمہارے رنگ اوڑھ لوں گا۔ یوں ہم دونوں محبتوں کے رنگ میں رنگ جائیں گے۔'' میکال کی آواز جذبات سے پر تھی۔

نمرہ کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی اس نے پھر کن انکھیوں سے نشاط کو دیکھا۔ جنہیں اس کے کان میں لگے ایئر بڈز کی وجہ سے میکال کی کال کا پتا نہیں چلا تھا۔

''بات سنیں۔'' نمرہ نے آہستہ آواز میں اسے مخاطب کیا۔

''جی فرمایے مادام، ہم تن گوش ہوں۔'' دوسری طرف سے جان نثار انداز اپنایا گیا۔

''آپ کوئی موقع محل نہیں دیکھتے اور کھٹ سے کال کر کے فٹ سے اپنی سنانے لگ جاتے ہیں۔'' وہ ہلکی خفگی سے بولی۔

''رہا نہیں جاتا ڈیئر۔ جب تک تمہاری خوب صورت آواز دن میں بار بار نہ سن لوں چین نہیں پڑتا۔'' فون کے اندر سے بے بس سی آواز ابھری۔

''ویلے پن کی نشانی۔ سارا دن جنرل اسٹور پر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے کے مضر اثرات۔'' نمرہ نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے تم نے تو مجھے بالکل ویلا سمجھ لیا ہے۔'' آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے میڈم کہ ہمارا اسٹور اس علاقے کا بڑا اور مصروف ترین اسٹور ہے جہاں ہر وقت کسٹمرز کا رش لگا رہتا ہے۔'' اچھا خاصا برا مان کر کہا گیا۔

''ملازم کام کرتے ہوں گے، آپ آرام۔'' نمرہ نے اسے چڑایا۔

''نہیں بھائی، ایسا بالکل نہیں ہے۔ تمہیں یقین نہیں تو ابھی آجاؤ میری طرف۔ خود دیکھ لو۔ اس بہانے تمہارے رخ روشن کا دیدار بھی ہو جائے گا۔'' میکال نے آفر کی۔

''جی نہیں۔ اب یہ رخ روشن آپ شادی کے دن ہی دیکھیں گے۔'' نمرہ نے فوراً انکار کیا۔

''ہاہ۔ شادی کے دن کہاں، شادی کی رات کہو۔ کتنا لمبا انتظار ہے۔'' میکال نے ایک لمبی سی مایوس قسم کی سانس لی۔

''بس اب بھرتے رہیں آہیں، میں کال بند کر رہی ہوں۔'' نمرہ نے کہہ کر پرس میں رکھا سیل فون باہر نکالا اور کال منقطع کر دی۔

☆☆☆

''یا خدایا۔ میری پائی پائی سے جوڑی گئی رقم یہ کم بخت لڑکا لے گیا۔ اب کیا ہوگا۔ میری نمرہ کا زیور اور فرنیچر کیسے آئے گا؟'' اماں کے بین سارے گھر میں گونج رہے تھے۔

راتوں رات الماری کی سیف سے جاسم نمرہ کے جہیز کی خاطر جمع کی ہوئی رقم لے اڑا اور ایک خط چھوڑ گیا جس میں دبئی جانے کے لیے بہن کے جہیز کا روپیہ مجبوراً اٹھانے کی معذرت درج تھی اور یقین دلایا گیا تھا کہ چند سالوں میں وہ دبئی سے پیسے کما کر ان کو اس رقم سے دگنی رقم واپس بھیج دے گا۔

اماں تو صدمے میں گھر گئی تھیں۔ فوراً نشاط کو بلوا بھیجا ان کے تو یہ سنتے ہی اوسان ہی خطا ہو گئے۔

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

”ایسا کیسے کرسکتا ہے جاسم۔ بہن کا مستقبل ہی داؤ پر لگادیا۔ نشاط نے سفید لبوں پر زبان پھیری۔

”وہ اسے بڑھ کر بھی کرسکتا ہے۔ شکر کریں یہ مکان چھوڑ دیا۔ ورنہ اسے بیچ کر ہم دونوں کو در بدر کرکے بھی دیئے جاسکتا تھا۔“ نمرہ نے تلخی سے کہہ کر اپنی سرخ آنکھیں رگڑیں۔

”ایسے کیسے بیچ دیتا۔ یہ گھر بابا کے نام ہے۔ ہم دونوں کا اور اماں کا حصہ بھی اس میں ہے۔“ نشاط نے خفگی سے کہا۔

”اب میری نمرہ کی شادی کا کیسے ہوگی؟“ حنا بیگم نے دہائی دی تو نشاط سوچوں کے گرداب میں ڈوب گئی۔ کہاں سے میں اس کے جہیز کے لیے زیور اور فرنیچر کا انتظام کروں گی۔ جاسم تو نے بڑا ظلم کردیا۔ اپنی بہن پر۔“

وہ سینے پر ہاتھ مار کر رودیں۔

”کیا میری شادی زیور اور فرنیچر کی محتاج ہے۔“ نمرہ نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

”ارے۔ تو کیا خالی ہاتھ شادی بیاہ ہوتے ہیں۔“ اماں نے بیٹی کو ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو۔

”لڑکی کے اپنے وجود کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی زیور کپڑا فرنیچر ہی اہمیت رکھتے ہیں۔“ نمرہ نے پھر عجیب سے انداز میں پوچھا۔

”یہ تو ریتی رواج ہیں نمرہ۔ لڑکی کے ساتھ یہ سب چیزیں ہوں تو اس کی اہمیت دوگنی ہوجاتی ہے۔ ورنہ لوگ طعنے تشنے دے کر جینے نہیں دیتے۔ اپنی حیثیت کے مطابق تو دینا دلانا ہوتا ہے ناں۔“ نشاط نے اسے سمجھایا۔

”یعنی ایک لڑکی کی اپنی کوئی حیثیت نہیں۔ اس کی تعلیم اس کی تربیت کسی چیز کی کوئی وقعت نہیں۔ بس یہ مادی چیزیں ہی سب کچھ ہیں۔ کیا ساری زندگی یہ کپڑے زیور اور فرنیچر کام آئیں گے۔ زوجین کو تو ایک دوسرے کی ذات ہی کافی ہونی چاہیے ناں نشاط باجی۔“ نمرہ نے افسوس سے کہا۔

”لڑکی کی بھی اہمیت ہے اور چیزوں کی بھی۔ اور یہ تم کس بات پر ہمیں الجھا رہی ہو ہم اپنا روپیہ جانے سے پریشان ہیں تمہیں فلسفہ سوجھ رہا ہے۔“ نشاط نے چڑ کر کہا۔

”یہ فلسفہ نہیں ہے حقیقت ہے۔ اللہ نے میاں بیوی کا جوڑا اس لیے بنایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی ذات کے لیے سکون کا باعث ہیں، سکھ کا باعث ہیں۔ مادی چیزوں کی ان کے درمیان کیا حیثیت؟“ نمرہ نے اپنی بات پر زور دیا۔

”لیکن دنیا کے لیے یہ سب چیزیں اہمیت کی حامل ہیں۔ اور میاں اور سسرالی بھی دنیادار لوگ ہی ہوتے ہیں۔ ان کو لڑکی کے ساتھ مادی چیزیں بھی چاہیے ہوتی ہیں۔“ نشاط نمرہ کی باتوں سے زچ ہورہی تھیں۔

”تو ٹھیک ہے جو شادی مادی چیزوں کی محتاج ہو وہ نہ ہی ہو تو بہتر ہے۔“ نمرہ نے کڑے دل سے کہا۔

”پاگل تو نہیں ہوگئی ہو۔ اب جبکہ کارڈز چھپنے تک بات آپہنچی ہے ہم انکار کہلوادیں۔“

نشاط نے اسے گھر کا۔

”تو میں بنا زیور اور فرنیچر کے کیسے بیاہی جاؤں گی۔“ نمرہ نے طنز آمیز لہجے میں پوچھا تو نشاط اور اماں سچ مچ گم صم سی ہوگئیں۔

کس منہ سے اس کے سسرالیوں کو بتائیں گے کہ سگا بھائی اپنی بہن کے جہیز کا روپیہ لے گیا۔“ اماں نے سرد سی آہ بھری۔

”یہ بات کرنے والی ہی نہیں ہے اماں۔“ نشاط نے ٹوک دیا۔

”پھر کہہ دیتے ہیں گھر میں چور گھس آئے تھے۔ اچھے وضع دار لوگ ہیں، امید ہے بنا جہیز بھی نکاح کرلیں گے۔“ اماں نے سوچ کر کہا۔

”اماں! وہ لوگ لاکھ وضع دار سہی مگر جہیز کے نام پر زیور فرنیچر اور کپڑے لتے تو نمرہ کو دنیاداری کو دینا ہی پڑیں گے تاکہ کل کو ہماری بیٹی کو خالی ہاتھ رخصتی کا کوئی طعنہ نہ دے سکے۔“ نشاط نے سچائی

بیان کی۔

تو کہاں سے لائیں ان چیزوں کے لیے پیسے۔" اماں پریشان ہوئیں۔

"اماں! آپ فکر نہ کریں۔ میرے سونے کے دو سیٹ امجد کی اور آپ کی طرف سے تھے۔ ایک تو میں نے خراب معاشی حالات کی وجہ سے بیچ دیا باقی آپ کی طرف والا میں نمرہ کو دے دیتی ہوں۔ رہی بات فرنیچر کی تو اس کا مسئلہ ہے۔" نشاط کی بات پر اماں کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ارے میری بچی۔ تو نے تو میری بڑی مشکل آسان کر دی۔" انہوں نے نشاط کی پیشانی چوم لی۔

"مجھے نہیں چاہیے خیرات میں ملا زیور۔ آپ میرے لیے یہ قربانی مت دیجیے نشاط باجی۔ آپ خود معاشی مسائل کا شکار ہیں۔ آپ سیدھا میکال کو فون ملایے اور صاف بات بتایے۔ نہیں دے سکتے اب ہم جہیز کے نام پر طلائی زیور اور فرنیچر۔" نمرہ اتنی دیر ماں اور بہن کی باتیں ضبط سے سن رہی تھی چیخ کر بولی۔

"ہاں ہاں صاف بات بتائیں تاکہ ہمارا بلکہ تمہارا امپریشن سسرال کے آگے ابھی سے خراب ہو۔ وہ لوگ پرائے ہیں ہم کیسے ان سے اپنے ہی لڑکے کی اصلیت کھولیں کیا سوچیں گے اتنا خود غرض بیٹا ہے ان کا۔" نشاط نے سر پیٹ کر کہا۔

"ہاں تو ہے نا خود غرض، اس میں چھپانے والی کون سی بات ہے۔ آپ نہیں بتاتیں تو میں خود میکال کو بتاتی ہوں۔"

اس کی بات پر نشاط گھبرا گئی۔

ارے یہ غضب مت کرنا۔ تم زمانے کی باریکیوں کو ابھی سمجھتی نہیں ہو۔ آج یہ بات سن کر ہم سے یہ لوگ ہمدردی کریں گے۔ ہو سکتا ہے تمہیں ہلکے جہیز کے ساتھ بیاہ کر بھی لے جائیں مگر پھر ساری زندگی طعنے ضرور دیں گے کہ یہ کیسا بھائی تھا جو بہن کے جہیز کا پیسہ لے اڑا۔ نشاط نے اس کا بازو پکڑ کر سمجھایا۔

"اتنے کم ظرف لوگوں میں جانے سے بہتر ہے میں یہاں شادی ہی نہ کروں۔" نمرہ چڑ گئی۔

"اف! توبہ میں نے جنرل بات کی ہے کہ دنیا کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں بعد میں طعنے مارتے ہیں، تمہارے سسرالیوں کو اسپیشلی نہیں کہا، ہو سکتا ہے یہ لوگ طعنے مارنے والے نہ ہوں۔ لیکن پھر بھی ہم اپنی کمزوریاں ان کو کیوں بتائیں یہ نازک رشتے ہوتے ہیں نمرہ۔" نشاط رسان سے بولیں۔

"پھر آپ کیا کریں گی، اس پردہ پوشی کو نبھانے کے لیے باجی کہاں سے روپیہ اکٹھا کریں گی۔ آپ خود معاشی طور پر کمزور ہیں امجد بھائی کی معمولی تنخواہ سے پانچ لوگ پلتے ہیں آپ اور آپ کا بچہ بوڑھے ساس سسر اور امجد بھائی خود۔ میرے لیے خود کو مسائل میں مت ڈالیں۔ جھوٹ کی بنیاد پر رشتے کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی نشاط باجی۔ سچ بولیں۔ چاہے ان کو کتنا برا لگے۔ چاہے وہ آگے سے رشتہ سے انکار کر دیں۔ مجھے ویسے بھی اب شادی نہیں کرنی۔ جاسم تو خود غرض بن کر ماں کو چھوڑ کر چلا گیا پر میں خود غرض نہیں ہوں۔ مجھے اب اپنی ماں کو سنبھالنا ہے ان کو اس عمر میں تنہا نہیں چھوڑوں گی۔" نمرہ نے دو ٹوک انداز میں کہا اور اٹھ کر باہر چلی آئی۔

کمرے میں بہت گھٹن تھی۔ شاید اس کے اندر ہی حبس بڑھ گیا تھا۔ صحن میں نیم تاریکی تھی وہ چارپائی پر بیٹھ کر اس تاریکی کا حصہ بننے لگی۔ موبائل تھرتھرایا۔ نمرہ نے اسکرین کو دیکھا پھر بے دلی سے فون کاٹ دیا۔ اسکرین پھر جلنے بجھنے لگی۔ نمرہ نے فون چارپائی پر رکھ دیا۔ ہلکی ہلکی تھرتھراہٹ اس کے جسم کو جھنجوڑنے لگی۔ چند مہینوں کا تعلق تھا پر تھا تو سہی۔ الفاظ کا ناتا ملاقات کے رشتے سے زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ الفاظ سماعتوں میں انڈیلے جاتے ہیں۔ کانوں کے پاس سننے کے سوا چارا نہیں ہوتا۔ ملاقات میں آنکھیں چرائی بھی جا سکتی ہیں۔ پہلو بدلے بھی جا سکتے ہیں۔

اس کی سماعتوں میں بھی الفاظ انڈیلے گئے

Scanned with CamScanner

تھے۔ نا چاہتے ہوئے بھی اس نے بہت کچھ سنا تھا۔ اگلے بندے کی بے قراریوں وارفتگیوں سے پر بوجھل الفاظ اس کے کانوں سے دل میں اترتے تھے۔ رفتہ رفتہ شدت پکڑتا اظہار محبت۔ شوخ انداز میں کچھ دلبری۔ وہ جتنی لاپروائی سے سنتی پر سنتی تو تھی۔ میکال کی فون کال مختصر ہوتی تھی مگر نمرہ کے دل پر اثر کرتی تھی۔ لیکن اب کانوں سے اس کی آواز کی عادت ہٹانی تھی۔ یہی ان حالات میں بہتر فیصلہ تھا۔ دل کا کیا ہے سنبھل ہی جاتا ہے۔

☆☆☆

نشاط اور اماں کا اس پر کچھ زور نہ چلا۔ اور نمرہ رشتہ ختم کروانے پر تلی رہی۔ سچ بتانے کی نشاط کی ہمت نہ تھی اور مانگے کے جہیز کو نمرہ قبول نہیں کر رہی تھی۔ جس کا بندوبست بہن کو مالی مشکلات میں ڈال کر ہوتا۔ میکال کے گھر والوں کو واضح انکار کہلا کر بھیجنا بھی مشکل تھا۔

نشاط مخمصے کا شکار تھیں نمرہ نے اپنا نام لے کر ان سے رشتہ ختم کرنے کو کہا تھا پر نشاط کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔ نشاط نے نہ جانے کس دل سے میکال کی ماں کو کہلوایا کہ ہماری بہن اس رشتے سے راضی نہیں ہے آپ یہ رشتہ ختم سمجھیں۔

وہ لوگ یہ بات سن کر حیران ہی رہ گئے۔ میکال کی کالز نمرہ کو تواتر سے آنا شروع ہوگئیں۔ نمرہ ویسے بھی بہت دنوں سے اس کی کالز اٹینڈ نہیں کر رہی تھی اب کے سیل فون سے سم ہی نکال کر رکھ دی۔

میکال نے بے چین ہو کر نشاط سے رابطہ کیا۔ وہ بہت حیران اور دکھی تھا۔

نشاط کا دل اس کے بے تاب لہجے پر پگھلنے لگا۔ پر وہ انکار کی ٹھوس وجہ جاننے کو بضد رہا۔ نشاط اسے واضح جواب نہ دے سکیں تو عجلت میں فون ہی کاٹ دیا۔

☆☆☆

اس دن صبح اماں سبزی لینے باہر گئیں تو نمرہ نے دروازہ بند کیا ابھی وہ کنڈی لگا ہی رہی تھی کہ کوئی دروازہ دھکیل کر اندر چلا آیا۔ میکال کو دیکھ کر نمرہ کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

''میکال۔'' وہ گھبرا کر اسے دیکھنے لگی۔

''جی ہاں میکال۔'' میکال نے اندر سے دروازہ بھیڑ دیا۔ مجھ سے شادی کے لیے انکار کیوں کیا ہے؟'' وہ جارحانہ تیور لیے پوچھنے لگا۔ نمرہ اس کے سوال پر چپ رہ گئی۔

''میری مرضی۔'' اس نے بہ مشکل کہا۔

''پورے تین ماہ میرا چین و قرار لوٹ لینے کے بعد اب کہہ رہی ہو میری مرضی۔'' وہ دو قدم آگے بڑھا تو نمرہ ایکدم پیچھے ہٹ کر دیوار سے جا لگی۔

''مجھے بتاؤ نمرہ، مجھ سے ایسا کیا قصور سرزد ہوا جس کی یہ کڑی سزا سنائی ہے؟

میکال ایک قدم اور آگے بڑھا اور نمرہ کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے اس کا لہجہ اس بار ٹوٹا ہوا سا تھا۔ نمرہ کا دل پانی بن کر بہنے لگا۔

''مجھے یہ شادی نہیں کرنی میکال!'' وہ دل پر قابو پا کر بڑے ضبط سے بولی۔ اور اپنے کندھوں سے اس کے ہاتھ ہٹائے۔

''کیا وجہ ہے۔'' میکال نے شدید ضبط سے پوچھا۔

''میں آپ کو وجہ بتانے کی پابند نہیں ہوں۔'' نمرہ نے دانستہ بے رخی دکھائی۔

''مگر مجھے وجہ جاننی ہے۔'' وہ ضدی پن سے بولا۔

''مجھے یہ شادی نہیں کرنی۔ یہی بات آپ کے لیے کافی ہونی چاہیے۔ اور پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔ پھر کبھی میرے راستے میں مت آیئے گا۔

نمرہ نے دانستہ رکھائی سے کہا اور بھڑا ہوا دروازے کا پٹ پورا کھول کر جیسے میکال کو واپس لوٹ جانے کا واضح اشارہ دیا۔

میکال کی آنکھوں میں اپنی ذات کی اہانت اور بے یقینی کی سرخی پھیل گئی۔ اس نے اپنی مٹھیاں زور سے بھینچ کر خود کو کسی ردعمل سے روکا۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

"تم اگر میرے ساتھ شادی پر آمادہ نہیں تو نہ سہی۔ میں اتنا گرا ہوا نہیں کہ تمہاری راہوں میں زبردستی کھڑا ہو جاؤں۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا میں تمہیں زندگی بھر بھول کر بھی معاف نہیں کروں گا۔"

میکال نے ایک دہکتی نظر نمرہ پر ڈالی اور غصے سے دروازے کی چوکھٹ پار کر گیا۔

نمرہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور دروازہ بند کر دیا۔ اس کا دل بری طرح کرلایا تھا۔ وہ پچھتاوے کی گہری عمیق کھائی میں اترنے لگی۔

کیا تھا اگر وہ میکال کو اپنا سمجھ کر سب بتا دیتی اپنے سارے مسائل اس کے ساتھ شیئر کر لیتی۔ اپنے بھائی کی بے حسی اور بد دیانتی کا رونا رو کر اسے اپنے تہی داماں رہ جانے کا قصہ سناتی۔

نمرہ نے اپنا سر دروازے سے ٹیک کر سوچا۔

مگر کیسے وہ اپنے تاریک پہلو سے پردہ اٹھا سکتی تھی۔ کیسے وہ میکال کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کی جگہ ہمدردی دیکھ سکتی تھی۔ بھلا کیسے۔ وہ اپنے ہونے والے سسرال میں سر جھکا کر داخل ہوتی۔

اس اذیت ناک سوچ نے اسے ایک گہری سانس بھرنے پر مجبور کر دیا۔

☆☆☆

دن بہت بوجھل اور افسردہ گزرنے لگے تھے۔ نمرہ بے حد خاموش ہو گئی تھی۔ اماں اور نشاط الگ اداس اور مغموم تھیں۔ وقت اور حالات نے ان تینوں کو مرجھا کر رکھ دیا تھا۔

انہی ٹینشن زدہ دنوں میں نمرہ کے ٹیچنگ کے ریٹین ایگزامز کا رزلٹ آ گیا اور وہ بہت اچھے نمبروں سے پاس ہو گئی۔ اسے فوراً انٹرویو کال آئی تھی نمرہ کی برسوں کی خواہش پوری ہو رہی تھی۔ وہ کتنی شدت سے اس رزلٹ کے انتظار میں تھی جو ڈیڑھ سال سے حکومتوں کی تبدیلی کی وجہ سے اٹکا ہوا تھا۔

وہ دنیا مافیہا سے بے خبر ہو کر انٹرویو کی تیاری میں جت گئی۔ میکال کے حوالے سے جو دل میں پچھتاوا تھا وہ مدہم پڑ گیا۔

شاید اس کے نصیب میں سرکاری نوکری ہی لکھی تھی میکال سے شادی نہیں کہ میکال کی اماں کو تو نوکری پیشہ بہو پسند ہی نہیں تھی۔ اگر اس کی شادی کے بعد یہ رزلٹ آتا اور وہ انٹرویو نہ دے پاتی تو اسے کتنا دکھ ہوتا۔ سرکاری ملازمت اس کا خواب تھا۔ اللہ کی ہر بات میں کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے مگر وہ آسانی ہمیں با آسانی نظر آ جائے تو بھلا اللہ پر ہمارے توکل کی آزمائش کیسے ہو۔ یہ سوچ کر اس نے خود کو تسلی دی تھی۔

انٹرویو حسب توقع بہت اچھا ہوا اور کچھ ہی دن بعد جوائننگ لیٹر نمرہ کے ہاتھ میں تھا۔

ان حالات میں جب ان کا جمع جتھا سب جاسم لے گیا تھا یہ ملازمت نمرہ اور اماں دونوں کے لیے کسی نعمت کی طرح تھی۔ اماں اسے جتنی خفا سہی پر بیٹی کی کامیابی پر دل سے خوش ضرور ہوئی تھیں۔

☆☆☆

"اماں! میں اب ایک دن کی بھی چھٹی کر لوں تو مشکل ہو جاتی ہے۔ اب تو ریگولر جانا ہے۔ آپ کے پاس سب ضرورت کی چیزیں رکھ دی ہیں۔ فون بھی سرہانے ہی رکھا ہے۔ کوئی پرابلم ہو تو مجھے کال ملا لیجیے گا۔" نمرہ نے ماں کا سر تکیہ پر سیٹ کرتے کہا۔

خوش رہو میری بچی۔ میری وجہ سے تمہیں بہت مسئلے دیکھنے پڑتے ہیں۔ ہائے میرے مولا اس عمر میں یہ دن بھی دیکھنے تھے کہ بستر کا بوجھ بن کر پڑی ہوں۔ جوان بیٹی کو بیاہنے کی سکت بھی کھو چکی ہوں بس اس سے اپنی خدمتیں لے رہی ہوں۔ اماں نے اپنے نحیف ہاتھوں سے نمرہ کا ہاتھ پکڑ کر بے بسی سے کہا تو نمرہ نے ان کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیا۔

"ایسا مت سوچیں اماں۔ آپ کی خدمت تو میرے لیے سعادت ہے۔ اللہ آپ کو عمر دراز عطا کرے۔"

اس کی دعا پر اماں کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

"اب کیا کرنا لمبی عمر کو بیٹا۔ جو کچھ دیکھنا تھا دیکھ لیا اب تو یہ سانسیں صرف اسی امید پر چل رہی ہیں کہ تمہارا بسا ہوا گھر دیکھ لیں۔ خدا وہ وقت جلد لائے تو میں سکون سے مرسکوں۔"

اماں کی بات پر نمرہ تڑپ اٹھی۔

"ایسی باتیں مت کریں اماں۔ آپ تو میری چھایاں ہیں آپ کے بغیر تو ہر طرف کڑکتی دھوپ ہے۔"

"یہ چھایاں بہت کمزور ہے نمرہ۔ تمہیں مضبوط سہارا چاہیے۔ کاش تمہاری شادی میکال سے ہی ہو جاتی تو آج تم اپنی گھر ہستی میں خوش باش ہوتیں۔"

اماں نے آہ بھر کر کہا تو نمرہ چونک اٹھی۔ وہ اکثر یونہی پچھتاتی رہتی تھیں۔ لیکن آج میکال کے نام پر نمرہ کی دھڑکن میں کچھ ہلچل مچی۔

"وہ میرے نصیب میں نہیں تھا اماں۔" نمرہ نے دھیمے سے کہہ کر پرس اٹھایا۔

"ہاں مگر بہت اچھا لڑکا تھا اچھے لوگ تھے۔ تم نے خواہ مخواہ میں انکار کیا ورنہ ہوسکتا ہے وہ کم جہیز قبول کر لیتے۔ وہ لوگ لالچی نہیں تھے۔" اماں نے مزید پچھتا کر کہا۔

"بس کریں اماں۔ جو وقت گزر گیا اسے مت دہرائیں۔"

نمرہ نے خود پر قابو پا کر انہیں ٹوکا۔

"ہاں بھئی گزرا وقت کہاں لوٹتا ہے۔ بس پچھتاوے رہ جاتے ہیں۔ اب تو اس لڑکے کی شادی وادی بھی ہو چکی ہوگی، بچے بھی ہوں گے۔" وہ پھر سرد آہ بھر کر کہنے لگیں تو نمرہ کا دل چاہا ان سے میکال کا ذکر کرے۔ پھر رک گئی۔ کیا فائدہ تھا انہیں بتانے کا ان کے پچھتاوے میں اضافہ ہی ہوتا کہ وہ اب تک کنوارا تھا۔

یہ بات نمرہ کی ساتھی ٹیچرز نے اسے بتائی تھی۔ میکال کی شخصیت سے اکثر کافی متاثر تھیں۔ اس کے اس دن اسکول وزٹ کر کے جانے کے بعد اس کو موضوع گفتگو بنایا گیا تھا۔ نمرہ بے نیازی سے ہی سہی پر میکال کے متعلق ان کی باتیں سننے پر مجبور تھی۔

"اچھا اماں! میں چلتی ہوں کوئی بھی بات ہو تو مجھے کال کر لیجیے گا۔" وہ ان کو تاکید کر کے گھر سے باہر نکل آئی۔

☆☆☆

"مس مشعل! آپ کو میڈم بلا رہی ہیں۔"

اسٹاف روم میں پیون نے آکر عجلت میں مشعل کو کہا۔

"ممی کیوں بلا رہی ہیں۔" مشعل جو میز میز پر ٹانگیں پسار کر بیٹھی تھی پوچھنے لگی۔

"وہ مانیٹرنگ آفسر آئے ہیں شاید اسی لیے۔"

پیون کے جواب پر ٹیچرز نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"اوہ! میکال صاحب آئے ہیں۔ پہلے کیوں نہیں بتایا۔" مشعل نے پرس سے ایک چھوٹا سا آئینہ نکال کر اپنی صورت دیکھی، بالوں میں برش پھیرا، اپنے لباس سے شکنیں ہٹائیں اور کھٹ کھٹ کرتی پرنسپل کے آفس چلی۔

"یہ دونوں ماں بیٹی اس مانیٹرنگ آفسر پر بہت مہربان نہیں ہوگئی ہیں۔" طوبی نے فروا کو ٹہوکا دیا۔

"ہاں بھئی میڈم کو اس آفیسر میں اپنے ہونے والے داماد کی شکل جو نظر آگئی ہے۔" فروا نے جل کر کہا۔

"اس کے آتے ہی آدھا گھنٹہ یہ ماں بیٹی اسے کمپنی دیتی ہیں، ریفریشمنٹ کھلاتی ہیں پھر جاکر ہمیں بائیومیٹرک کرنے کے لیے بلوایا جاتا ہے۔"

بینا نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

"لگتا ہے یہ کنیزہ میڈم تو اس ہینڈسم بندے کو مشعل کا ہسبینڈ بنا کر دم لیں گی۔" طوبی نے سر ہلا کر پیش گوئی کی تو نمرہ کا دل خواہ مخواہ میں برا ہوا۔

"ہاں بھئی، ایسے اچھے لڑکے کون جانے دیتا ہے۔ سنا ہے میکال کی فیملی بھی مختصر ہے صرف باپ بیٹا ہی ہیں۔ ماں فوت ہوگئی بہن کوئی ہے نہیں۔ اکلوتا چشم و چراغ ہے۔" فروا نے مکمل معلومات ان کے

pklibrary.com

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

گوش گزار کیں۔

اوہ! میکال کی امی گزر گئیں۔نمرہ کو شاک لگا تھا۔

پھر ٹھیک آدھے گھنٹے بعد ان کو پرنسپل آفس بلوایا گیا۔ایک ایک ٹیچر اندر جاتی اور بائیو میٹرک کروا کر آجاتی۔

نمرہ اپنی باری پر سست قدموں سے اندر گئی۔ سامنے ہی کنیزہ میڈم خوش اخلاقی کی تصویر بنی بیٹھی تھیں۔ان کے آگے رکھی میز کے دوسری طرف مشعل میکال کے برابر میں رکھی کرسی پر براجمان تھی۔ان دونوں کی نمرہ کی طرف پیٹھ تھی۔ مشعل میکال کو نہ جانے کون سا قصہ سنا رہی تھی وہ سر ہلا کر سن رہا تھا۔نمرہ نے آگے بڑھ کر اس کا متبسم چہرہ بھی دیکھ لیا۔اس کے اندر انجانی سی آگ لگی۔

”مجھے اتنی ہنسی آئی میکال صاحب کہ بس نہیں۔آپ ممی سے پوچھ لیں۔“مشعل نے ہنستے ہوئے بتایا۔

”ممی سے تصدیق کروانے کی ضرورت نہیں میں نے آپ کی بات کا دل سے یقین کرلیا ہے۔“ میکال نے نمرہ پر ایک بے نیازی نظر ڈال کر مشعل سے کہا۔

”اوہ ریئلی۔سو کائنڈ آف یو۔“مشعل اترائی۔

”میری بیٹی نے انگلش میں ماسٹرز کیا ہے میکال اور اب لیکچرشپ کے ایگزامز کی تیاری کر رہی ہے۔یہ جی ایس ٹی کی ملازمت اس کی منزل نہیں۔اسے لیکچرار بننا ہے۔“

کنیزہ میڈم نے میکال کو متاثر کرنے والے انداز میں آگاہ کیا۔

”او ویری گڈ۔خواب ہمیشہ اونچے دیکھنے چاہیں۔مجھے مس مشعل کی یہ بات پسند آئی کہ ان کی فیوچر پلاننگ آگے بڑھنے کی ہے۔“

میکال نے پاس کھڑی نمرہ کی طرف بائیو میٹرک مشین سرکائی اور سر دھن کر بولا۔

نمرہ نے اپنا انگوٹھا مشین پر رکھا اور لاشعوری طور پر زور سے دباؤ ڈالا۔

”مس نمرہ! آپ کے فنگر پرنٹ اس پر ویسے بھی نقش ہو جائیں گے اپنا ہاتھ ہلکا رکھیں۔“

میکال کی تیز نگاہوں نے اس کی حرکت بھانپ لی تھی۔

نمرہ نے خفت سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور میکال پر ترچھی نظر ڈالی۔

”ریگولر اٹینڈینس نہ دینے کا غصہ اس نازک مشین پر نہ نکالیے۔“پھر اس نے بہ ظاہر مسکراتے ہوئے کہا تو مشعل بے اختیار ہنسی۔

”ہاہا۔آپ کا سینس آف ہیومر تو کمال ہے۔“ اسے جیسے زور کی گدگدی ہوئی۔

”مادام۔“میکال نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ہنسا۔

نمرہ کو شدت سے اپنی بے عزتی کا احساس ہوا اس کی آنکھوں میں پانی امڈ آیا۔میکال نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی تو اس کی ہنسی سمٹ گئی۔

نمرہ بھرے دل سے پلٹی اور پرنسپل کے آفس سے باہر نکل آئی۔

☆☆☆

”کب تک شادی کے نام سے بھی بھاگتی پھرو گی نمرہ۔کیوں اماں کی نیندیں برباد کر رکھی ہیں تم اپنے گھر کی ہو جاؤ تو کم از کم وہ چین کی سانس تو لے سکیں۔“ نشاط نے حسب عادت اس کی شادی کا موضوع چھیڑ دیا تو نمرہ نے برا منا کر اسے دیکھا۔

”نشاط باجی! میں اپنی مجبور ماں کو چھوڑ کر شادی رچا لوں، پیچھے ان کو کون سنبھالے گا۔آپ رہیں گی ان کے ساتھ۔“نمرہ نے تلخی سے سوال کیا۔

”میں کہاں روز آسکتی ہوں۔اور تمہیں کون کہتا ہے شادی رچا کر کسی کے گھر رخصت ہو جاؤ۔ارے گھر داماد بنا کر کسی بندے کو یہیں لے کر آجائیں گے۔اماں کو ایک بیٹا بھی مل جائے گا۔اور تم دونوں کو مضبوط سہارا۔“نشاط نے چٹکیوں میں حل پیش کیا۔

”اماں کا سگا بیٹا ان کا نہیں بن سکا کوئی غیر کیا

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

بیٹا بنے گا۔" نمرہ نے سابقہ انداز میں کہا۔

مجھے نہیں پتا۔ غیر بیٹا بنے گا یا نہیں۔ لیکن اس طرح تم تو اماں کے قریب رہو گی وہ تنہا تو نہیں رہے گی ناں۔ اور بے وقوف لڑکی مرد کا ہونا ہی کافی ہوتا ہے۔ لوگوں پر بس یہ رعب ہوگا کہ تم دونوں اکیلی نہیں ہو۔ کوئی مرد تمہارے ساتھ ہے۔ دنیا کی میلی آنکھیں اور گندی زبانیں بند ہو جائیں گی۔ تم جانتی نہیں یوں ایک جوان لڑکی اور ایک معذور عورت۔ اکیلے گھر میں کتنی غیر محفوظ ہوتی ہیں۔ میرا تو دل اٹکا رہتا ہے میکے میں۔ اماں کا بوڑھا وجود تمہیں کیا پروٹیکشن دیتا ہوگا۔ صبح گھر سے اکیلی نکلتی ہو پھر ملازمت سے واپس آکر سو کام اکیلے ہی باہر کے نمٹاتی ہو۔ سب سے بڑی بات رات کو تنہا ہوتی ہو۔ خدانا خواستہ کوئی لفنگا تمہاری روٹین نظر میں رکھ کر تمہیں کوئی نقصان پہنچا دے۔ یا گھر میں لٹیرے گھس آئیں۔ کیا کرو گی تم۔" نشاط نے اچھا خاصا لیکچر دے کر اسے دہلایا۔

"اللہ کی حفاظت سے بڑھ کر کچھ نہیں نشاط باجی۔ اسی پر بھروسا ہے۔" نمرہ نہ ڈری نہ سہمی، اطمینان سے بولی۔

"پھر بھی دنیاوی سہارے بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ بس اب مجھے کچھ نہیں سننا۔ دو ایک رشتے ہیں میری نظر میں جو گھر داماد بننے کو بخوشی تیار ہو جائیں گے۔ میں ان سے بات چلاتی ہوں۔" نشاط نے حتمی لہجے میں کہا۔

"لیکن ان کے اپنے گھر نہیں کیا جو گھر داماد بننے کو راضی ہو رہے ہیں۔" نمرہ نے اہم نقطہ اٹھایا۔

"ارے کیوں نہیں۔ گھر بار سب کے ہوتے ہیں پر آج کل تم مہنگائی کا عالم دیکھ رہی ہو بے روزگاری عروج پر ہے۔ جن کے ہلکے پھلکے روزگار ہیں وہ بھی اس دور میں الگ گھر بنانے کا سوچ نہیں سکتے۔ اس زمانے میں لڑکے ملازمت پیشہ لڑکی اسی لیے چاہتے ہیں کہ معاشی بوجھ کندھوں پر زیادہ نہ پڑے اور اگر نوکری والی لڑکی کے ساتھ گھر بھی مل رہا ہو تو سمجھو آنکھیں موند کر شادی پر تیار ہو جاتے ہیں۔"

نشاط باجی جوش جذبات میں سچ کہہ گئیں۔

"اوہ تو آپ مجھے کسی پیسے اور گھر کے لالچی بندے سے بیاہنا چاہتی ہیں۔" نمرہ استہزائیہ ہنسی۔ "ایسا گریڈی انسان مجھے کیا پروٹیکشن دے گا جو خود مادی چیزوں کا حریص ہو۔"

"میں تو ایک پر خلوص انسان سے تمہارا رشتہ کروا رہی تھی جسے نہ تمہاری ملازمت کی ضرورت تھی نہ اس گھر کی حرص۔ صرف تمہاری طلب تھی لیکن تم نے خود اسے ریجیکٹ کر دیا اور ملازمت کرنے کو ترجیح دی۔ اب تو تمہیں جو بھی ملے گا اسے تمہاری ذات کے ساتھ جڑی کمائی سے بھی لازمی دلچسپی ہوگی۔"

نشاط نے برملا کہا تو نمرہ چپ سی ہو گئی۔

"وہ حالات آپ بھی جانتی ہیں جن کے پیش نظر میں نے انکار کیا تھا۔" اس بار وہ دھیمے سے بولی۔ "وہ بھی دنیادار انسان تھا، بنا جہیز مجھے قبول کیسے کرتا۔"

"یہ تمہاری سوچ تھی نمرہ۔ ہو سکتا ہے وہ کم جہیز میں بھی تمہیں قبول کر لیتا۔ تم اسے چانس تو دیتیں۔" نشاط نے اسے پچھتاوے میں دھکیلا۔

"آپ سچ چھپا رہی تھیں۔ سارے کنسرن آپ کو تھے کہ وہ جاسم کے متعلق کیا سوچیں گے۔ ہمارا امپریشن ان کے آگے خراب ہوگا۔ آپ مجھے سچ بتانے دیتیں تو اسے چانس مل سکتا تھا۔" نمرہ نے بھی جواباً نشاط کو اس کے خدشات یاد دلائے۔

"اچھا بس مٹی پاؤ اس رشتے پر، جو گزر گیا سو گزر گیا۔ میں اب پھر سے کسی اچھی جگہ تمہارے لیے کوشش کرتی ہوں اس بار انکار نہیں کرنا۔ نشاط نے خود پر بات آتے دیکھی تو فوراً مٹی ڈالنے کا مشورہ دیا۔

نمرہ پھیکا سا مسکرا دی۔ وہ نشاط کو کیا بتاتی کہ وقت کی دھول بیٹھی ہے تو پھر سے وہی شخص اس کی راہ میں آکر کھڑا ہو گیا ہے۔ پر اب کے کچھ بھی پہلے جیسا نہیں۔ سب کچھ بدل چکا ہے۔ اس انسان کا رویہ اور

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

باتیں بالکل مختلف ہیں۔ بے نیاز، طنزیہ اور دل جلاتا انداز جو نمرہ کو نجانے کیوں رلاتا ہے۔ وہ میکال کی نرم گرم اور محبت بھری باتیں سننے کی عادی تھی۔ یہ استہزائیہ گفتگو اس پر گراں گزرتی تھی۔ سماعتیں اس کے گزشتہ میٹھے لہجے کو یاد کرتی تھیں۔ اور دل۔ شاید وہ اپنی جگہ درست تھا۔ نمرہ نے جو کچھ بھی کیا اس کے بعد میکال کا رویہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ وہ خود کو سمجھاتی اور صبر کی کوشش کرتی۔

☆☆☆

"سنا ہے وہ مانٹرنگ آفیسر اب میڈم کے گھر کے بھی چکر لگاتا ہے۔ مشعل نے اچھا پھنسایا ہے اس کو۔" فروا نے پاس بیٹھی ٹیچرز سے سرگوشیانہ انداز میں کہا تو نمرہ بے ساختہ چونکی۔

کافی ٹیچرز اس وقت اسٹاف روم میں بیٹھی ہوئی تھیں اور حسب توقع میکال اور مشعل کے افیئر کا موضوع ہاٹ کیک بنا ہوا تھا۔ آج کل جب بھی چار استانیاں اکٹھی ہوتیں مشعل اور میکال کو ضرور ڈسکس کرتیں۔

نمرہ چونکہ اس موضوع سے کتراتی تھی تو اسے کوئی ان باتوں میں شامل نہیں کرتا تھا پر وہ سن سب کچھ لیتی تھی۔ میکال مشعل کے لیے میڈم کے گھر آتا جاتا ہے یہ بات جان کر نمرہ کو دل میں تکلیف سی ہوئی۔

"بس بھئی لڑکی بڑی تیز ہے۔ نہ شکل نہ صورت صرف ادائیں۔ اب ہماری نمرہ مس کو ہی دیکھ لو کتنی پیاری صورت ہے پر وہ ادائیں نہیں نا لڑکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی۔ ورنہ یہ مانٹرنگ آفیسر سب سے پہلے اسے پسند کرتا۔ آج کل حسن سے زیادہ ادائیں لڑکوں کو بھاتی ہیں۔" سینئر ٹیچر روشن آپا نے اچانک نمرہ کا حوالہ دیا تو وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

"روشن آپا! پلیز، میری مثال تو نہ دیں۔" اس نے کہہ ڈالا۔

"ارے میں ویسے ہی کہہ رہی ہوں پہلے لڑکے اچھی شکلوں پر لٹو ہوتے تھے اب اداؤں پر ریجھتے ہیں۔ لڑکی ملاقاتیں کرے، باتیں بگھارے تو ہی پسند آتی ہے۔ خالی خوب صورتی کوئی نہیں دیکھتا۔" انہوں نے اپنی بات پر زور دے کر کہا۔ نمرہ مزید سننے سے بچنے کے لیے اسٹاف روم سے باہر آگئی۔

وہ جتنا میکال اور اس کے متعلق باتوں سے کتراتی اتنا ہی سارا دن اسی کی باتیں سننی پڑتی تھیں۔ مگر آج تو روشن آپا نے حد کردی۔ انجانے میں ہی سہی اس کے زخم ہرے کر دیے تھے۔

"یا خدایا! میں کہاں جاؤں۔" نمرہ نے سر تھام لیا۔

اماں کی طبیعت ویسے بھی دن بدن بگڑتی جارہی تھی وہ پھر بھی ریگولر اسکول آنے کی کوشش کرتی پر یہاں دوسری ہی ذہنی اذیت اس کی منتظر ہوتی۔ میکال مہینے میں دوبار اسکول وزٹ کرتا مگر اس کا ذکر روزانہ چلتا۔ اسٹاف روم میں بیٹھ کر ٹیچرز یہی گوسپ کرتیں۔ مشعل اسٹاف روم میں کم بیٹھتی تھی سو وہ اپنے خیالات کا اظہار کھل کر کرتیں۔ نمرہ اپنے کان بند کرنا چاہتی پر بند نہ کرسکتی۔ اس نے اسٹاف روم میں زیادہ بیٹھنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

☆☆☆

اس دن اماں کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پھر بھی وہ انہیں اکیلا چھوڑ کر اسکول آئی تھی۔ اس کا دھیان سارا وقت ماں کی طرف اٹکا تھا۔ اتفاق سے اسی دن میکال نے ان کے اسکول کا وزٹ کیا۔ نمرہ نے پریشانی میں بھی شکر کیا کہ اس کی اٹینڈنس نہیں لگی۔ میڈم کے روم میں وہی ماحول تھا ماں بیٹی میکال سے بے تکلفی کے ساتھ محو گفتگو تھیں۔ ہنسی مذاق چل رہا تھا۔

"تو یہ اب تو یہ مشعل کے گھر بھی آتا جاتا ہے۔ کم از کم اسکول میں تو اس کے ساتھ ٹھٹھے لگانا بند کرے۔" فروا نے کلسے پیٹ کر اظہار خیال کیا۔

نمرہ پین سے کاپی پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچنے لگی۔ میکال کی بے توجہی، لطیف سے طنز اور اجنبی

Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

لہجہ آج بھی اس کے دل کے آر پار ہوا تھا۔ خود کو بہت سمجھانے کے باوجود بھی وہ بے بس تھی۔

اسکول آورز ختم ہو رہے تھے۔ وہ اماں کے خیال سے جلدی باہر نکل آئی۔ کنیزہ میڈم اپنی کار کے بجائے میکال کی گاڑی میں بیٹھ رہی تھیں۔ ان کی گاڑی کافی دن سے ورکشاپ پر کھڑی تھی۔ نمرہ جانتی تھی پھر بھی اسے میکال کا میڈم اور مشعل کو لفٹ دینا اچھا نہیں لگا۔ اور اچھا تو اسے بہت کچھ نہیں لگتا تھا۔ اس نے قدم آگے بڑھائے۔

میکال نے فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے اس پر ایک اڑتی پڑتی نظر ڈالی اور کار کے اندر بیٹھ کر دروازہ بند کیا۔ نمرہ کی آنکھوں پر دھند چھانے لگی۔

کیا ضروری تھا کہ اس شخص سے زندگی میں دوبارہ سامنا ہوتا۔ نہ جانے قدرت اسے کیوں نمرہ کے سامنے لے آئی تھی۔ وہ نگاہوں سے دور کہیں بھی ہوتا، کچھ بھی کرتا، اس کی بلا سے کسی لڑکی کو پسند کر کے شادی کر لیتا۔ پر اس طرح اس کی آنکھوں کے آگے تو یہ تماشے نہ ہوتے۔

نمرہ نے کڑھ کر سوچا اور اسکول کے کھلے گیٹ سے نکل کر رکشا کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگی۔ دفعتاً اس کا موبائل بجنے لگا۔

نمرہ نے پرس سے سیل فون نکالا اماں کالنگ لکھا آ رہا تھا۔ اس نے فوراً کال اٹینڈ کی۔

''جی اماں۔''

''نمرہ۔ آہ۔'' اماں کی نحیف سی آواز ابھری۔

''جی اماں! بولیے کیا ہوا۔'' نمرہ نے چونک کر پوچھا۔

''نمرہ۔'' وہ پھر سسکی تھیں۔

''اماں! آپ ٹھیک تو ہیں کیا ہوا ہے آپ صحیح سے بول کیوں نہیں رہی۔'' اماں کے انداز سے اسے کچھ انہونی کا احساس ہوا۔ ''نمرہ میں پانی پینے اٹھی تھی گر گئی۔'' اماں کی بات نے اس کے اوسان خطا کر دیے۔

''او، خدایا۔ آپ گر گئیں بیڈ سے۔ میں آ رہی ہوں اماں میں آ رہی ہوں۔''

وہ بے سوچے سمجھے سڑک کی طرف دوڑی اور آتی جاتی ٹریفک کی پروا کیے بغیر پاس سے گزرتے ہر رکشے کو روکنے لگی۔ یہ خیال کیے بغیر کہ وہ سواریوں سے بھرے ہوئے تھے۔

''رک جاؤ، پلیز کوئی تو رکو۔'' وہ روہانسی ہو کر چیخی تھی۔

اس کی سماعتیں اماں کی کراہوں کی طرف لگی تھیں اس لیے زور زور سے بجتے ہارن بھی اسے سنائی نہیں دے رہے تھے وہ تو بس اڑ کر ماں کے پاس پہنچ جانا چاہتی تھی۔

نمرہ بیٹا۔'' اماں کی آواز تکلیف سے بھری تھی۔

''اماں! آپ فکر مت کریں میں آ رہی ہوں۔'' اس نے فون کان سے لگائے انہیں تسلی دی اور پھر سے سواری کی تلاش کی۔ مگر ایک بھی رکشا خالی نہیں تھا۔ اس کی آنکھوں میں بے بسی کی دھند بھرنے لگی۔

اچانک پاس سے گزرتے تیز رفتار بائیک نے اسے ہٹ کیا۔ اور وہ لڑکھڑا کر سڑک پر گری۔ بائیں بازو میں درد کا احساس شدید تھا۔ اس کا سیل فون ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

''اوہ خدایا۔'' وہ کراہی اور وہاں اٹھنے کی کوشش کی۔ بازو کے درد کے ساتھ گھٹنوں کے چھلنے کی تکلیف بھی شامل ہو گئی۔ پر ان تکالیف سے بھاری ماں کی فکر تھی۔

اس نے بازو دلسا کر کے سڑک پر گرا موبائل اٹھا لیا جس کی اسکرین چٹخ گئی تھی مگر اماں کی کال ہنوز جاری تھی۔ نمرہ نے بے تابی سے سیل فون کان سے لگایا۔

''اماں۔'' اس کی آواز پر اماں نے جواب نہ دیا۔ وہ گھبرا گئی۔

''نمرہ۔ کیا ہوا ہے۔ اٹھو یہاں سے۔'' ایکدم دو مہربان ہاتھوں نے اسے کندھوں سے پکڑا تو وہ چونکی۔ اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر پانی سے لبریز آنکھوں سے

نو وارد کو دیکھنے کی کوشش کی۔

میکال نے نرمی سے اسے زمین سے اٹھایا تھا۔ پھر جھک کر اس کا گرا ہوا دوپٹا اٹھا کر اس کے شانے پر رکھا۔

ادھر آؤ نمرہ۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے؟" نمرہ کو سڑک کنارے لے آیا۔ نمرہ اس سوال پر سسک پڑی۔

"اماں...... میری اماں بستر سے نیچے گر گئی ہیں میکال۔ مجھے گھر جانا ہے۔ کہ کوئی رکشا رکتا ہی نہیں۔"

اس نے اپنی آنکھیں زور سے رگڑیں اور بے بس لہجے میں کہا۔

"او گاڈ۔ چلو میرے ساتھ میں لے چلتا ہوں تمہیں گھر۔" میکال اسے تھام کر کار تک لے آیا پھر اس کے لیے فرنٹ ڈور کھول کر اسے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا۔

مشعل اور کنیزہ میڈم نے الجھن بھری نظروں سے یہ منظر دیکھا تھا۔

"نمرہ کی والدہ بیڈ سے گر گئی ہیں۔ یہ اسی لیے پریشان ہے۔" میکال نے گاڑی کا اسٹیرنگ سنبھالتے جیسے ان ماں بیٹی کو اس کی حالت کی وضاحت دی تھی۔

نمرہ کو فون سن کر سڑک پر دیوانہ وار دوڑتے ان تینوں نے دیکھا تھا۔ وہ بے تابی سے کسی سواری کو روکنے کی تگ و دو میں تھی۔ کنیزہ اور مشعل کچھ تعجب زدہ ہوئی تھیں پر میکال تو بے چین ہو گیا تھا۔ اور پھر جب وہ ٹریفک کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر سواری کی تلاش کرتے ہوئے بائیک سے ٹکرا کر سڑک پر گری تو میکال گاڑی سے نکل کر بے اختیار روڈ کی طرف دوڑا تھا۔ بعد کا منظر ان دونوں کے لیے مزید حیران کن تھا وہ اس کو سہارا دے کر بے حد احتیاط سے روڈ کراس کروا کر گاڑی تک لے آیا تھا اور اب فرنٹ سیٹ پر بٹھا کر مسلسل اسے تسلیاں دیتے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

پیچھے بیٹھی ماں بیٹی کی حیرانی پریشانی قابل دید تھی وہ اس منظر کو ہضم نہیں کر پا رہی تھیں۔ کچھ پوچھنے کا وقت نہیں تھا نہ میکال ان کی طرف متوجہ تھا۔ وہ ریش ڈرائیو کرتا ہوا نمرہ کے گھر تک پہنچا تھا۔

کار کے جھٹکے سے رکتے ہی وہ نمرہ کے ساتھ گاڑی سے اتر گیا اور دونوں دروازہ ان لاک کر کے اندر چلے گئے۔

"یہ اس کا گھر بھی جانتا ہے۔" کنیزہ میڈم نے صدمے کے مارے سرگوشی کی۔

"یہ اسے بھی پہلے سے جانتا ہے ممی۔ مشعل نے جل کر کہا۔

"لیکن کیسے......؟" کنیزہ حیرت زدہ تھیں۔

"آپ بہت بھولی ہیں ممی۔ اس نے کب اسے اپنے حسن کے جال میں پھنسایا۔ آپ کو پتا ہی نہیں چلا۔ ویسے تو بڑی بے نیاز قسم کی پارسا بنتی تھی۔ اندر سے اس کے گن پورے ہیں۔"

مشعل سرخ چہرے کے ساتھ غصے سے بولی۔

"ہمم۔ لیکن یہ میکال بھی کم نہیں ہے اپنی جان پہچان اس نے بھی ظاہر نہیں کی۔" کنیزہ کو میکال پر طیش آیا تھا۔

"اب ہم دونوں پاگلوں کی طرح گاڑی میں کیوں بیٹھے ہیں۔ چلیں ممی، اتریں ادھر سے۔ بھاڑ میں جائے میکال اور یہ کمینی لڑکی۔" مشعل نے لاک کھول کر گاڑی سے اترتے ہوئے کہا تو کنیزہ میڈم نے اس کی تقلید کی۔

"خیر پوچھوں گی تو میں ضرور اس میکال سے۔ اس لڑکی سے چکر چلا کر رکھا تھا تو ہمیں کیوں بے وقوف بنایا۔" وہ دانت پیس کر میکال اور نمرہ کو گیٹ سے نکلتے دیکھنے لگیں۔

میکال اور نمرہ نے ایک کمزور سی عورت کو ایک ساتھ سہارا دے رکھا تھا پھر دونوں نے مل کر اسے کار کی پچھلی سیٹ پر لٹایا۔ نمرہ ماں کے ساتھ بیٹھ گئی اور میکال گھوم کر فرنٹ سیٹ کی طرف آیا۔

"آنٹی! ہم ایمرجنسی میں ہاسپٹل جا رہے

ہیں۔آپ لوگ پلیز کسی ٹیکسی سے گھر چلی جایئے۔"

میکال نے عجلت میں کہہ کر کار کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھ کر گاڑی چلا دی۔

"مائی فٹ۔" مشعل نے غصہ سے پیر پٹخے۔

کنیزہ میڈم اترے ہوئے چہرے سے دور جاتی گاڑی کو دیکھتی رہ گئیں۔

☆☆☆

ہاسپٹل میں حنا بیگم کی فوری ٹریٹمنٹ کی گئی۔گرنے کی وجہ سے فریکچر تو نہیں ہوا تھا پر درد بہت تھا اور وہ ڈری ہوئی بھی بہت تھیں۔

دو سال پہلے باتھ روم میں گر چکی تھیں جس سے بائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ان کا آپریشن ہوا مگر ناکام گیا کہ ہڈیاں بہت زیادہ کمزور تھیں جڑ نہ سکی تب سے وہ بستر پر پڑی تھیں۔اب تو بائیں طرف والی ٹانگ سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھی۔

اب جو پھر سے بیڈ سے گریں تو خوف کا شکار ہو گئی تھیں۔

نمرہ ماں کا ہاتھ پکڑے میکال کو ان کی صاحب فراش ہونے کی وجہ بتا رہی تھی۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے گیلا ہو رہا تھا۔سرخ ناک کو بار بار ہاتھ سے رگڑتے وہ ایک چھوٹی سی خوف زدہ بچی نظر آ رہی تھی جو ماں کے ساتھ کچھ انہونی ہونے کے خیال سے پریشان ہو چکی تھی۔

"اب یہ بہتر ہیں نمرہ۔پلیز رونا بند کرو دیکھو وہ تمہارے رونے سے پریشان ہو رہی ہیں۔" میکال نے نرمی سے کہا تو نمرہ نے اپنے دوپٹے سے اپنا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کیا۔

"انہیں کچھ گھنٹوں بعد ڈسچارج کر دیا جائے گا۔تم خواہ مخواہ ٹینشن مت لو۔" میکال نے مزید کہا۔

"ٹینشن تو ہمیشہ کا ہے۔ان کو روزانہ اکیلے گھر پر چھوڑ کر اسکول آتی ہوں تو دل گھر پر ہی اٹکا رہتا ہے۔نہ جانے کیا کر رہی ہوں گی، کیسے بیٹھی ہوں گی کس چیز کی طلب ہو رہی ہوگی انہیں۔اسکول میں سارا دن بس یہی سوچتی رہتی ہوں۔" نمرہ نہ چاہتے ہوئے بھی میکال سے اپنی پریشانی بتا گئی۔

"یہ تو نیچرل ہے ماں اس حالت میں گھر پر اکیلی ہوں تو فکر تو رہتی ہے۔" میکال نے سنجیدگی سے کہا۔

"سوچ رہی ہوں ملازمت چھوڑ دوں، اماں سے بڑھ کر تو نہیں ہے ناں۔" نمرہ نے پھیکے انداز سے کہا تو میکال جواباً خاموش رہا۔

"تمہارا بھائی جاسم کہاں ہے؟" میکال نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"دبئی میں ہے۔" جاسم کے ذکر پر نمرہ کا لہجہ تلخ ہوا۔میکال نے چونک کر اسے دیکھا۔

"ہائے! میری اماں کیا ہوا آپ کو...... کیسے گر گئیں؟" اچانک نشاط کمرے میں داخل ہوئیں اور سیدھا آ کر بستر پر لیٹی ماں سے لپٹ گئیں۔

"ہائے۔" اماں کی کراہ نکل گئی۔

"باجی۔اماں کو درد ہو رہا ہے۔" نمرہ نے آگے بڑھ کر بہن کو کندھوں سے تھاما۔

"ارے درد تو ہوگا ناں۔تم جیسی اولاد ہوگی تو درد لازمی ہوگا۔"

"حالت دیکھی ہے ماں کی۔اس عمر میں اتنی طبیعت خرابی میں بھی گھر پر اکیلی پڑی ہوئی ہیں۔صرف تمہاری وجہ سے۔"

نشاط نے نمرہ کا ہاتھ جھٹک کر غصے سے کہا تو نمرہ کا میکال کے سامنے خفت کے مارے برا حال ہو گیا۔

"میں کہتی تھی نمرہ۔اماں کو اکیلا نہ چھوڑو۔کر لو شادی۔گھر داماد کوئی مل جائے گا۔ارے نکھٹو ہی سہی تم ملازمت پر جاؤ گی وہ تو گھر پر ہوگا اماں کے ساتھ۔پر ناجی تمہیں تو شادی کے نام سے چڑ ہے۔پہلے بھی اتنا اچھا لڑکا وہ کیا نام تھا اس کا۔ہاں میکال۔اسی ضد میں اسے ہاتھ سے گنوا دیا۔ارے جاسم تو خود غرض لڑکا ہے تمہارے جہیز کا روپیہ لے کر دبئی جا بسا۔ماں بہن کی پروا نہیں کی پر تم کیوں اپنی زندگی خراب کر رہی ہو۔پہلی دفعہ جاسم نے تمہاری اچھی بھلی ہوتی

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

شادی ہوتے ہوتے رکوادی، دوسری دفعہ تم خود اپنے آپ پر ظلم کر رہی ہو۔"

نشاط باہر کی دھوپ سے کمرے میں آئی تھیں اور کافی جذباتی بھی تھیں سو جو منہ میں آیا بولتی چلی گئیں۔

نمرہ شرمندگی سے زمین میں گڑ گئی۔ اور میکال کا ان انکشافات پر منہ کھل سا گیا تھا۔

نشاط باجی! بس کریں۔ اماں اب بہتر ہیں۔" اس نے دھیمے سے انداز میں کہا۔

"کیا چپ کروں۔ ابھی بہتر ہیں، ہر بار تو نہیں ہوں گی۔ ان کے ساتھ اکیلے گھر میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ میں کہتی ہوں باز آجاؤ اپنی ضد سے۔ مر جاؤ گی کنواری ہی۔ دنیا بہت ظالم ہے۔ کچھ سوچو اپنے لیے۔ جاسم کی بہن ہو کر اتنی بے غرض ہو، اس کو دیکھو کوئی پچھتاوا ہے، بہن کے جہیز کا روپیہ لے جانے کا۔ ہر چار چھ ماہ بعد چند ہزار کا ڈرافٹ بھیج کر سمجھتا ہے ہم پر احسان کر رہا ہے ارے آگ لگے ایسی دو رہم کی کمائی کو۔ جس نے تمہاری زندگی بننے نہیں دی۔"

نشاط نے بگڑ کر کہا اور پلٹ کر کاؤچ کی طرف آئیں اپنا بیگ کاؤچ پر رکھتے ان کی نظر میکال پر پڑی تو وہ چونک اٹھیں۔

"السلام علیکم۔" میکال نے سلام کیا۔

"تت۔ تم میکال ہو ناں۔" نشاط نے آنکھیں سکوڑ کر شہادت کی انگلی اس کی طرف اٹھا کر تصدیق چاہی۔

"جی میں میکال ہی ہوں۔" میکال نے ایک سانس لے کر کہا۔

"تم یہاں کیسے۔" نشاط نے سوالیہ نظروں سے میکال کو دیکھا۔

"ایسے ہی۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"ایسے کیسے۔" نشاط نے بہن کی طرف دیکھا۔

"میں آپ کو بعد میں بتاتی ہوں باجی۔" نمرہ نے خواہ مخواہ اماں کا لحاف ٹھیک کیا۔

"تمہاری شادی ہو گئی کیا؟" نشاط کا میکال سے پوچھا گیا اگلا سوال نمرہ کو عرق عرق کر گیا۔

"نشاط باجی! پلیز۔" نمرہ نے گھبرا کر انہیں ٹوکا۔

"جی نہیں۔" میکال نے نمرہ کی گھبراہٹ کا لطف لیا۔

"اوہ...... اچھا۔" نشاط کو خوشی محسوس ہوئی۔

"نمرہ کی بھی ابھی کہیں شادی نہیں ہوئی۔ دیکھو نصیب کے کھیل ہیں جو تم دونوں اب تک کنوارے ہو۔" وہ بے تکلفی سے بولیں تو میکال نے سر ہلایا جبکہ نمرہ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"مجھے پیاس لگ رہی ہے میں پانی پی کر آتی ہوں۔" نمرہ نے منظر سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا۔

"آپ بیٹھیں نمرہ۔ میں کینٹین سے کچھ کھانے کو بھی لاتا ہوں۔ دوپہر کا لنچ ہم دونوں نے ہی نہیں کیا۔"

میکال نے اٹھ کر نمرہ کے مقابل آتے ہوئے کہا تو نشاط نے آنکھیں پٹپٹا کر ان دونوں کو ایک ساتھ کھڑے دیکھا۔ پھر اس کے کمرے سے نکلتے ہی نشاط بے تابی سے نمرہ کے پاس آگئیں۔

"یہ تمہیں کہاں ملا نمرہ۔ اس سے تمہاری جان پہچان دوبارہ کیسے ہوئی۔ کیا یہ پھر سے تم سے شادی کے لیے تیار ہے۔" نشاط نے تابڑ توڑ سوالات شروع کر دیے۔

"اُف باجی۔ آپ حد کرتی ہیں اور بے حد کرتی ہیں۔ موقع محل دیکھے بغیر ہر جگہ شروع ہو جاتی ہیں۔" نمرہ نے بہن کو ملامتی انداز سے دیکھ کر اپنا سر پکڑ لیا۔

☆☆☆

میکال کو نشاط نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا تھا اس کے دل میں نمرہ کے لیے جو بھی خفگی تھی جاتی رہی۔ کاش یہ سچ اسے پہلے ہی بتا دیا جاتا تو اتنی جذباتی اذیت سے نہ اسے گزرنا پڑتا نہ نمرہ کو۔ کم جہیز کوئی اتنا بڑا ایشو تو نہیں تھا جس کے لیے وہ اپنی پسند کی لڑکی کو

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

چھوڑ دیتا۔ یہ سچ تھا کہ ان چند ماہ میں اسے نمرہ بے حد اچھی لگنے لگی تھی پسند تو اسے پہلی نظر میں ہی آ گئی تھی۔ نمرہ سے باتیں کرنا اسے اچھا لگتا تھا۔ وہ کچھ تنک چڑھی اور موڈی لڑکی تھی پر اچھی تھی۔ میکال اسے حال دل سناتا تو ٹوک دیتی۔ بات بدلنے کی کوشش کرتی، عام لڑکیوں کی طرح شرماتی لجاتی نہیں تھی۔ جو زیادہ رومانٹک ہوتا تو فوراً روک دیتی اپنی حد میں رہتی تھی اور اگلے کو لسٹ میں رکھنا جانتی تھی۔

میکال کو اس کی یہ ادا پسند آئی تھی۔ وہ بھی اسے رات کو لمبی لمبی کالز نہ کرتا بس دن کے وقت تھوڑی بہت بات کر لیتا تھا۔ وہ اسے کہیں ملنے کا کہتا تو وہ فوراً منع کر دیتی تھی۔ اسے نمرہ کا محتاط انداز بہت اپیل کرتا۔ وہ اس لڑکی کو جلد از جلد اپنی زندگی میں شامل ہوتے دیکھنے کا خواہش مند تھا کہ اچانک انہونی ہو گئی اور نشاط نے رشتہ کروانے والی آنٹی کے ہاتھوں انکار کہلوا بھیجا۔

میکال اور اس کی اماں صدمے والی حیرانی میں گھر گئے۔ اماں نے نمرہ کے گھر جانا چاہا کہ انکار کی وجہ پوچھیں لیکن میکال نے غیرت میں منع کر دیا۔ وہ اپنی ماں کو جھکتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے خود بہت بار نمرہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی پر نمرہ نے فون نہ اٹھایا بلکہ نمبر ہی بند کر دیا۔ یہ اس کی غیرت پر دوسرا تازیانہ تھا۔ اس نے فون کر کے نشاط باجی سے کڑے انداز میں انکار کی وجہ پوچھی اور نشاط کا جواب سن کر ششدر رہ گیا کہ رشتے سے انکار نمرہ نے خود کیا ہے۔ وہ میکال سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ یہ الفاظ تھے یا شعلے جنہوں نے میکال کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ وہ نمرہ سے اس انکار کی وجہ جاننے کو بے چین ہو گیا اور اس کے روبرو جا پہنچا۔

نمرہ نے اس کے کڑے استفسار پر اتنی رکھائی دکھائی کہ اس کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ اتنا گرا پڑا نہیں تھا کہ ایسا واضح انکار سن کر بھی اس لڑکی کے پیچھے پڑا رہتا۔ اسے اپنا پندار عزیز تھا سو اس نے نمرہ کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل سے نکال کر یہ باب بند کر دیا۔ یہ الگ بات کہ نمرہ اس کے دل سے کبھی نہ نکل سکی۔

اماں نے بہت چاہا کہ اس کا کہیں اور رشتہ کروائیں پر وہ نہ مانا۔ اس نے اپنی ساری توجہ پڑھائی کی طرف کر دی۔ اور کمیشن کا امتحان پاس کیا۔ اور پھر ملازمت کے دوران بالکل ڈرامائی انداز میں اس کا ٹکراؤ پھر سے نمرہ سے ہو گیا۔ وہ اس اتفاق پر حیران رہ گیا۔

نمرہ اس بار بالکل علیحدہ روپ میں اس کے سامنے تھی۔ کچھ اداس، کچھ الجھی ہوئی اور بہت پریشان سی۔ اس کی ملازمت چھٹیوں کی ناؤ پر ہچکولے کھا رہی تھی۔ میڈم سے سنا کہ اس کو کچھ مسائل درپیش ہیں پر میکال مسائل کی گہرائی میں نہیں گیا۔ وہ بھی اب تک کنواری تھی یہ بات البتہ اچنبھے کا باعث بنی۔

خیر نمرہ کی اتنی کم اٹینڈنس نے میکال کو اسے ڈی گریڈ کرنے میں کافی مدد دی۔ نامحسوس انداز میں اس کا لہجہ نمرہ سے بات کرتے طنزیہ ہو جاتا تھا۔ وہ اپنی انا کی چوٹ نہیں بھول سکتا تھا۔ پھر مشعل کے اپنی طرف جھکاؤ نے اسے نمرہ کو جی بھر کر جلانے میں استعمال کیا۔ نہ جانے کیوں اسے لگتا تھا کہ وہ مشعل کے ساتھ اس کی بے تکلفی پر بے چین ہوتی ہے۔

کنیزہ میڈم بھی دل و جان سے اسے اپنا داماد بنانے پر راضی تھیں۔

مشعل اور ان کی بھرپور کوشش اسے گھیرنے کی تھی۔

میکال مشعل کے لیے اتنا سنجیدہ نہیں تھا جتنا نمرہ کے لیے ظاہر کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا اس کی ہر بات جو مشعل سے جڑی ہے نمرہ تک پہنچتی ہے۔ اسی لیے وہ میڈم کنیزہ کی دعوت پر ان کے گھر تک چلا گیا۔ نمرہ اس کے بعد کچھ زیادہ تلملائی نظر آئی تو وہ بہت خوش ہوا۔ مگر اس کھیل میں یہ ماں بیٹی اس سے کافی پر امید ہو گئی تھیں۔ کنیزہ میڈم نے دبے لفظوں اسے جلد رشتہ بھیجنے کا کہہ دیا۔ وہ اس دن جیسے نیند سے جاگا۔ نمرہ کو جلانے کے لیے یہ ڈرامہ کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا۔ وہ اب دھیرے دھیرے پیچھے ہٹنے لگا مگر وہ ماں

pklibrary.com

Scanned with CamScanner

بیٹی اس کی کوشش ناکام بنا دیتی تھیں۔

اس دن بھی وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب مشعل اور کنیزہ نے بے تکلفی سے اس سے لفٹ لے لی۔ وہ انکار نہ کر سکا۔ مشعل نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا چاہا پر میکال نے صاف منع کر دیا یہ سیٹ اس نے اپنی ہمسفر کے لیے ریزورڈ رکھی تھی۔ مشعل نے کافی برا منایا پر میکال نے پروا نہیں کی۔ اتنے میں نمرہ پر اس کی نظر پڑی جو اسکول گیٹ کی طرف جا رہی تھی اسے دیکھ کر میکال کے لبوں پر مخصوص مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے کنیزہ اور مشعل سے بے تکلف ہو کر باتیں کرنا شروع کر دیں۔ نمرہ کا چہرہ یہ دیکھ کر اتر گیا تھا میکال کو دلی خوشی ہوئی۔ یکا یک نمرہ کو ایک کال آئی جسے سن کر وہ بدحواس ہو کر اسکول گیٹ سے باہر دوڑی اور مصروف سڑک پر جا کر آتی جاتی سواریاں روکنے لگی۔ نمرہ کی بے چینی پر میکال کا دل بے چین ہو گیا اور جب اسے ایک بائیک نے ہٹ کیا تو وہ سرپٹ اس کی طرف دوڑا وہی لمحہ تھا جب اس کی دبی ہوئی محبت تیزی سے بیدار ہوئی تھی۔ اس کا نمرہ کی طرف بڑھتا ایک ایک قدم اس محبت کی شدت میں اضافہ کر رہا تھا۔ وہ خود کو روک نہیں پایا۔ اسے اب رک کر مزید خود پر ظلم نہیں کرنا تھا۔

☆☆☆

"اللہ پاک کا احسان ہے، اب تو میں کافی بہتر ہوں۔" حنا بیگم نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو میکال نے سر ہلا کر نمرہ سے چائے کا کپ لیا۔

وہ آج ان کی مزاج پرسی کو آیا تھا۔ اب اکثر وہ اماں کی خیریت پوچھنے آ جاتا تھا۔ نمرہ اسے کتراتی رہتی۔ بس چائے کے ساتھ اسنیکس وغیرہ اسے پیش کرتی اور اپنے کمرے میں گم ہو جاتی۔ وہ حنا بیگم کے ساتھ باتیں کرتا اور واپس چلا جاتا۔

حنا بیگم تو اس کی آمد پر نہال ہو جاتیں۔ بیٹی کے سنہرے مستقبل کی امید میکال کو دیکھ کر پھر سے جاگ گئی تھی۔ ابھی اس نے منہ سے کچھ کہا نہیں تھا پر وہ اس کی خواہش بھانپ گئی تھیں مگر نمرہ نہ جانے کیوں اس سے کھنچی کھنچی رہتی تھی۔ ابھی بھی وہ کافی دیر بیٹھا رہا۔ آج اس نے چائے لے کر واپس ٹرے میں رکھ دی تھی۔ جو پھر ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ حنا بیگم نے نمرہ کو آواز دی۔

"جی اماں!" وہ فوراً کمرے میں آئی۔

"بیٹا میکال! کی چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے گرم کر کے اسے دو۔ ان کی بات پر نمرہ آگے بڑھی اور میکال کے آگے رکھی ٹرے جھک کر اٹھائی۔

تو پاس نہ بیٹھے تو مدارت کیسی
ایک چائے کی خاطر تو نہیں آئے ہم

میکال نے بہت دھیمے لہجے میں شعر پڑھا تو نمرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔ میکال کی چمکتی ہوئی آنکھوں میں کچھ ایسا تاثر تھا کہ وہ نظریں نہ ملا سکی۔

"آپ چائے گرم کرنے کی زحمت نہ کریں نمرہ۔ بس میں اب چلتا ہوں۔ ٹھیک ہے اماں، مجھے اجازت دیں۔"

وہ ایکدم اٹھ کھڑا ہوا اور اماں کے سامنے جھک کر ان سے سر پر ہاتھ رکھوایا اور کمرے سے باہر نکلا۔ نمرہ ٹرے اٹھائے کچن میں جا رہی تھی۔

"نمرہ! ایک منٹ بات سنو۔" میکال کی پکار پر اس نے رک کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تم نے اسکول سے آف لیا ہوا ہے۔" میکال نے ایک بے معنی سوال کیا۔

"جی ہاں۔ اماں کی طبیعت جب تک پوری طرح نہیں سنبھلتی۔ میں اسکول جوائن نہیں کروں گی۔ اور ہاں میں نے پراپر لیو لے رکھی ہے۔ آپ میرے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے سکتے۔ وہ سکون سے بتاتے تھوڑی طنزیہ ہوئی۔

"ارے نہیں۔ میری کیا مجال جو تمہارے خلاف ایکشن لوں۔" میکال نے خوش گوار لہجے میں کہا۔

"نہیں آپ کا رائٹ ہے ایکشن لینا۔ ایٹ لیسٹ یہ آپ کی ڈیوٹی میں شامل ہے۔"

نمرہ نے سادہ سے انداز میں کہا تو میکال اسے

Scanned with CamScanner

بہ غور دیکھنے لگا۔ وہ اس کی نظروں سے کترا کر کچن کی طرف جانے لگی۔

"نمرہ! رکو ایک بات کہنی ہے۔" میکال نے بے اختیار پھر اسے پکارا۔

"جی کہیے۔" وہ کچن کی طرف جاتے جاتے رکی۔

"میں تم سے ایک بار پھر رشتہ جوڑنے کا خواہش مند ہوں۔ تمہاری رضامندی ہو تو میں اپنے بابا کو بھیجوں۔" میکال نے قدم قدم اس کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

نمرہ نے اس کی طرف دیکھا اور جیسے کہنے کو الفاظ جمع کرنے لگی۔

"کچھ دن پہلے تک آپ مشعل میں انٹرسٹڈ تھے بات شادی تک جا پہنچی تھی۔" اس نے جیسے میکال کو یاد دلایا۔ لہجے میں خفگی تھی۔

"بات شادی تک پہنچی ضرور تھی مگر شادی ہوئی تو نہیں۔"

میکال اس کی ناراضی سے لطف اندوز ہو کر بولا۔

"ہو بھی سکتی تھی۔ بہت انڈر اسٹینڈنگ ہے نا آپ دونوں کے بیچ۔" نمرہ نے جل کر کہا۔

"انڈر اسٹینڈنگ کا کیا ہے وہ تو کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔ ضروری تو نہیں ہر انڈر اسٹینڈنگ کا انجام شادی ہو۔" میکال نے مسکرا کر اس کے تپے ہوئے گلابی چہرے کو دیکھا۔ "شادی کرنے کے لیے تو محبت ضروری ہوتی ہے۔" اس نے گمبھیرتا سے کہا تو اس بات پر نمرہ کی دھڑکن خواہ مخواہ تیز ہوئی۔

"اور محبت ہر کسی کے ساتھ نہیں ہو سکتی نمرہ۔ جیسے مجھے صرف تم سے ہوئی۔" اس نے نمرہ کا ہاتھ تھام لیا تو نمرہ کو اپنی دھڑکنیں سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

"آپ کو میری حقیقت حال پتا نہ چلتی تو آپ محبت کے بغیر بھی مشعل سے شادی کر لیتے۔" اس نے خود پر قابو پا کر خفگی برقرار رکھی اور میکال سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔ آخر میکال نے اسے اتنا جلایا تھا کچھ نمرہ کا بھی تو حق بنتا تھا اسے ستانے کا۔

"قدرت کو مجھ پر ترس آ گیا نمرہ۔ جو حقیقت اتفاقاً میرے سامنے کھل گئی۔ ورنہ تم نے تو مجھ پہ سب کچھ مخفی رکھ کر بہت ظلم کیا تھا۔" میکال کو اس کے ہاتھ چھڑانے سے تکلیف ہوئی۔ وہ پھیکے لہجے میں بولا۔

"اگر تمہیں مجھ سے شادی کرنا منظور نہیں تو کوئی بات نہیں۔ میری زندگی یوں بھی تو گزر رہی تھی۔"

"مگر ایک بات تم پر واضح کر دوں نمرہ کہ میں مشعل میں انٹرسٹڈ بالکل نہیں تھا۔ بس تمہیں جلانے کے لیے اس سے بے تکلفی دکھائی تھی۔" اس نے اعتراف کیا۔

"پھر مجھے جلا کر مل گئی آپ کو تسلی۔" نمرہ نے نروٹھے پن سے پوچھا۔

"نہیں تسلی ہی تو نہیں مل سکی۔" میکال نے ایک سانس بھری۔ "اس وقت میں تمہارے حوالے سے غلط فہمی کا شکار تھا۔ اپنے بے وجہ ٹھکرائے جانے کا غم و غصہ اس طرح نکال رہا تھا۔ تمہیں میرے اس انداز سے تکلیف پہنچی آئی ایم سوری ڈیئر۔" میکال نے بے چارگی سے بالوں میں ہاتھ پھیر کر کہا۔ "مجھے معاف نہیں کرو گی۔" میکال نے پھر اس کا ہاتھ تھام لیا۔ "یار اب کر دو ناں معاف اور اپنی رضامندی دے دو۔ تاکہ میں جلدی سے بابا کو تمہارے پاس رشتہ کے لیے بھیجوں۔"

اس نے پیار بھرا اصرار کیا تو نمرہ اس کی بے چینی پر لب دبا کر مسکرا دی۔

"نمرہ پلیز کچھ تو کہو۔ میں منتظر ہوں یار۔" وہ گمبھیر لہجے میں بولا۔

نمرہ نے اس کی طرف دیکھ کر کچھ کہنا چاہا پر اس کی جذبوں سے پر چمکتی آنکھیں خود پر مرکوز دیکھ کر بے اختیار نگاہیں جھکا گئی۔

"نمرہ۔ تمہاری خاموشی کو میں کیا سمجھوں؟"

pklibrary.com

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

میکال نے پیار سے پوچھا۔ نمرہ لب کاٹنے لگی نہ جانے کیوں میکال کی قربت اسے کنفیوز کر رہی تھی۔

اتنے میں بیرونی دروازہ کھلا اور نشاط باجی اندر داخل ہوئیں۔ نمرہ نے انہیں آتے دیکھ کر میکال سے ہاتھ چھڑا لیا اور کچھ فاصلے پر کھڑی ہوگئی۔

''ارے میکال! تم کب آئے۔ آؤ اندر، اماں کے پاس بیٹھو۔'' نشاط میکال کو دیکھ کر حسب عادت خوش ہوئیں۔

''جی میں کافی دیر سے آیا ہوا ہوں اب واپس جا رہا ہوں۔''

میکال نے ایک اچٹتی نظر نمرہ پر ڈالی جو برآمدے میں رکھی میز پر سے ایک کتاب اٹھا کر اس کے صفحے الٹ پلٹ کر رہی تھی۔ اور نشاط کی آمد پر دل میں افسوس کیا۔ کہ نمرہ سے اپنی بات کا جواب نہ لے پایا تھا۔

''اے نمرہ۔ یہ تم کیا کتاب میں سر دے کر کھڑی ہو۔ میکال کو دروازے تک چھوڑ آؤ۔''

نشاط نے نمرہ کو گھرکا تو وہ کتاب ہاتھ میں پکڑے۔ میکال کے ساتھ دروازے تک آئی۔ نشاط وہیں کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں۔

''او کے چلتا ہوں۔ تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا نمرہ۔'' میکال نے اس کے خوب صورت چہرے پر الوداعی نظر ڈال کر کہا۔

''یہ کتاب لے جائیں۔ اس کے ایک صفحے پر مارک لگا ہے وہی میرا جواب ہے۔''

نمرہ نے کتاب میکال کی طرف بڑھا کر دھیمے سے کہا تو میکال نے کتاب فوراً تھام لی اور اس کے گھر سے باہر نکل آیا۔

اپنی کار میں بیٹھ کر اس نے کسی قیمتی متاع کی طرح وہ کتاب ڈیش بورڈ پر رکھی اور گاڑی اسٹارٹ کی۔ سارا راستہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کا دھیان سامنے پڑی کتاب کی طرف لگا رہا۔ وہ اسے گاڑی میں بھی پڑھ سکتا تھا لیکن وہ اسے عجلت میں نہیں پڑھنا چاہتا تھا۔ سو خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھا دیے تھے۔ حالانکہ تجسس اسے اکساتا رہا کہ نمرہ نے نہ جانے کیا جواب دیا ہو۔ مگر وہ صبر کر کے ڈرائیو کرتا رہا۔

گھر آ کر اپنے بیڈ روم میں اپنے بستر پر بیٹھ کر وہ کتاب کھولی۔ یہ ایک شاعری کی کتاب تھی۔ اس بار وہ زیادہ صبر نہ کر سکا اور اس نے بے تابی سے مارک لگے صفحے پر نظر جمائی۔ یہ ایک دلگداز نظم تھی۔

"اظہار"

ابھی نیم وا ہیں کواڑ دل کہ انہیں تم کھول سکتے ہو
تمہیں مجھ سے محبت ہے یہ کھل کر بول سکتے ہو
ابھی میری نیندوں میں کسی کے خوابوں کا دخل نہیں
ابھی جسم و جان کے حقوق بھی کہیں ہوئے منتقل نہیں
ابھی تو جذبے سونا ہیں انہیں تم تول سکتے ہو
تمہیں مجھ سے محبت ہے یہ کھل کر بول سکتے ہو
ابھی کورا ہے کاغذ دل کا جو چاہو وہ لکھ لو
تمہیں اجازت ہے میرے چہرے کا عکس
اپنی آنکھوں میں رکھ لو
تمہیں اجازت ہے میری سادی سی چنری میں
اپنی چاہتوں کا رنگ تم گھول سکتے ہو
تمہیں مجھ سے محبت ہے یہ کھل کر بول سکتے ہو
میری پائل کی چھن چھن ابھی کسی کو پکارتی نہیں
میری چوڑی کی کھن کھن بھی کسی کی محبت کا راگ الاپتی نہیں
میرے آویزوں کے سنگ ابھی تم ڈول سکتے ہو
تمہیں مجھ سے محبت ہے یہ کھل کر بول سکتے ہو

فرح بھٹو

نظم پڑھ کر ایک جاندار مسکراہٹ میکال کے چہرے پر در آئی۔ تو نمرہ ڈیئر آپ مجھے خواہ مخواہ کا اٹیٹیوڈ دکھا رہی تھیں دل میں آپ بھی میری پیش قدمی کی منتظر ہیں۔

اس نے شاد ہو کر سوچا اور کتاب بند کر کے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور اٹھ کر بابا کے کمرے کی طرف چلا آیا۔ اسے بابا کو نمرہ کے متعلق بتا کر ان کو اپنے ساتھ نمرہ کا ہاتھ مانگنے کل ہی اس کے گھر لے کر جو جانا تھا۔

☆☆

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner